Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 3

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

17 محرم 1430 ہجری، 15 صلح 1388 ہش، 15 جنوری 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ بھارت 2008ء کی مختصر جھلکیاں

کیرالہ کی نئی جماعت ماتھوئم کی طرف سے اخلاص کا ایک غیر معمولی اظہار۔ 103 سونے کے سکّوں کا حضور انور کی خدمت میں تحفہ جسے حضور ایدہ اللہ نے اس جماعت کی طرف سے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی فنڈ میں دیا۔

''احمدیہ خلیفہ کو پُرخلوص خوش آمدید''، ''احمدیہ لیڈر کا بھرپور، شاندار، پُرجوش استقبال''۔

''ہر قیمت پر امن۔ جماعت احمدیہ کے روحانی لیڈر نے کہا'' جیسے وقیع عنوانات کے ساتھ۔ حضور انور ایدہ اللہ کے دورہ ہندوستان کی اخبارات میں شاندار کوریج۔

(کیرالہ کی جماعت کے استقبالیہ میں شرکت۔ جنوبی ہندوستان میں پہلی بار خلیفۂ وقت کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر ہوا۔ ہندوستانی میڈیا کی کوریج)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

بقیہ رپورٹ: 26 نومبر 2008ء بروز بدھ:

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سہ پہر چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے مسجد بیت القدوس کے لئے روانہ ہوئے جہاں سوا چھ بجے ملاقاتیں شروع ہوئیں ۔ آج کالیکٹ کی مقامی جماعت کے 113 خاندانوں کے 554 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس کے علاوہ صوبہ کرناٹک، صوبہ تامل ناڈو اور صوبہ آندھرا پردیش سے آنے والے بعض خاندانوں نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہ خاندان پانچ صد کلومیٹر سے سات صد کلومیٹر کے لمبے فاصلے طے کر کے حضور انور سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔

جماعت ماتھوئم کی طرف سے اخلاص و وفا کا ایک غیر معمولی اظہار

صوبہ کیرالہ میں قائم ہونے والی ایک نئی جماعت ماتھوئم کا وفد بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے آیا۔ ملاقات کے دوران اس جماعت نے اپنے پیارے آقا کی خدمت میں سونے کے 103 سکّے پیش کئے جو جوبلی فنڈ میں اس جماعت کی طرف سے دئے گئے۔

اس جماعت کا قیام فروری 2008ء میں ہوا ہے۔

یہ جماعت اپنے ایمان اور اخلاص میں اس تیزی سے آگے بڑھی ہے کہ جماعت کے قیام کے دو ہفتہ بعد 26 مرد اور خواتین نے وصیت کے نظام میں شمولیت کے لئے درخواستیں دی ہیں اور ایک دوست کے پی ابراہیم صاحب نے مسجد کے لئے ایک قطعہ زمین بھی وقف کیا ہے۔

اس جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں وزیٹر بک پیش کی جس پر ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل تحریر رقم فرمائی۔

''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

اللہ تعالیٰ جماعت ماتھوم کو ایمان اور اخلاص میں بڑھاتا چلا جائے۔ خلافت جوبلی سال میں قائم ہونے والی یہ جماعت خلافت سے وفا کے تعلق میں مثالی جماعتوں میں شمار ہو۔

میرے کیرالہ کے دورہ کے دوران اس جماعت نے 103 سونے کے سکّے پیش کئے ہیں۔ یہ سکّے مَیں صد سالہ خلافت جوبلی میں اسی جماعت کی طرف سے دے رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جماعت ماتھوم کے افراد کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ آمین''۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت القدوس میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہاں کا میڈیا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کو نمایاں طور پر کوریج دے رہا ہے۔

✡...... ملیالم زبان کے اخبار "Malyalam Manarama" نے اپنی 26 نومبر 2008ء کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر شائع کرتے ہوئے لکھا:

''احمدیہ خلیفہ کو پُرخلوص خوش آمدید''

کالیکٹ ۔احمدیہ مسلم جماعت کے عالمگیر روحانی رہنما خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو پُرخلوص اور تقویٰ سے بھری خوش آمدید۔

مومنوں سے بھری ہوئی مسجد احمدیہ میں نعرہ ہائے تکبیر اور روح پرور نظموں سے انہوں نے اپنے روحانی رہنما کو خوش آمدید کہی۔

روحانی خلیفہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ کیرالہ کے احمدیوں کو اپنے بڑوں کی نیکی کی وجہ سے پُرامن معاشرے کا ایک حصہ بننے کی توفیق ملی۔ کیرالہ کے مختلف اطراف سے آئے ہوئے نمائندگان اس استقبالیہ میں شامل ہوئے۔

✡...... ملیالم زبان کے ایک اور اخبار "Manorama" نے اپنی 26 نومبر 2008ء کی اشاعت میں لکھا:

''احمدیہ خلیفہ کو بھرپور انداز میں پُرجوش خوش آمدید''۔

احمدیہ مسلم جماعت کے عالمگیر روحانی رہنما خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو پُرجوش خوش آمدید ۔ عقیدت مندوں سے بھری ہوئی مسجد میں نعرہ ہائے تکبیر اور نظموں سے اپنے روحانی پیشوا کو خوش آمدید کہی۔

عالمگیر روحانی خلیفہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ کیرالہ کے احمدیوں کو اپنے بڑوں کی نیکیوں کی وجہ سے پُرامن معاشرے کا ایک حصہ بننے کی توفیق ملی ۔ کیرالہ کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے احمدی احباب نے اس تقریب میں شرکت کی۔ خلیفہ کی آمد کے سلسلہ میں شدید حفاظتی انتظام کیا گیا تھا۔

✡...... ملیالم زبان کے ایک اور اخبار جو کہ جماعت اسلامی کا اخبار کہلاتا ہے Madhyamam

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

غیر ریاستی عوامل اور اسلامی تعلیم

........................(قسط-۲)........................

گزشتہ گفتگو میں ہم عرض کررہے تھے کہ غیر مسلموں یا ایسے مسلمانوں سے تلوار کے ذریعہ جہاد کرنے کا نظریہ جو کہ اپنے ہم مسلک نہ ہوں اسلام کے لئے ایک زہر قاتل کی حیثیت رکھتا ہے اور اس زہر قاتل نے گزشتہ سو سال میں نہ صرف کئی معصوم جانیں لی ہیں بلکہ اسلام کی تبلیغ کے نام پر راہ ہموار کرنے کے اس بہانے نے اسلام کو شدید نقصان پہنچایا ہے اس کے نتیجہ میں غیروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ من ذلک ایسی گھناؤنی تصویر کھینچی ہے جس سے ایک طرف عقیدتمندانِ اسلام کے سینے چھلنی ہوئے ہیں تو دوسری طرف اسلام کو نشانہ تمسخر بنایا گیا ہے اور اس غیر اسلامی نظریہ کی وجہ سے کئی طرح سے غیروں کو یہ کہنے کا موقعہ بھی ملا ہے کہ مسلمانوں کے پاس چونکہ دلائل کا جواب دلائل سے دینے کی طاقت نہیں ہے اس لئے ہر بات کا جواب یہ لوگ تشدد اور دہشت گردی سے دیتے ہیں علاوہ اس کے اس دہشت گردی کے ذریعہ جو نقصان ہوا ہے وہ بھی عموماً مسلمان ملکوں میں خود مسلمانوں کا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے غیر مذاہب والے بالخصوص عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف زہریلا لٹریچر شائع کرتے ہیں- یہ ہے بھیانک نتیجہ جہاد کے اس غیر اسلامی نظریہ کا۔

حقیقت یہ ہے کہ آج کل دنیا میں جس جگہ پر بھی جہاد کے نام پر جنگیں ہورہی ہیں ان میں سے کوئی ایک مقام بھی جہاد کی تعریف کے نیچے نہیں آتا۔ ہاں آج اگر کوئی جہاد ہے تو وہ قرآن مجید کی روشنی میں تبلیغ اسلام کا جہاد ہے قلم کا جہاد ہے اور اپنے نفس کو پاک کرنے کا جہاد ہے۔

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’تلوار کے ساتھ جہاد کے شرائط پائے نہ جانے کے باعث موجودہ ایام میں تلوار کا جہاد نہیں رہا۔‘‘

(حقیقۃ المہدی صفحہ ۱۹)

اور آج تو تلوار کا جہاد آج کل کے مفاد پرست اور دنیا دار ملاؤں کی وجہ سے ایسے غلط راستوں میں داخل ہوگیا ہے کہ اس کو جہاد کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’کیا خدا نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم خواہ نخواہ بغیر ثبوت کسی جرم کے ایسے انسان کو کہ نہ ہم اُسے جانتے ہیں اور نہ وہ ہمیں جانتا ہے قاتل پاکر چُھری سے ٹکڑے ٹکڑے کردیں! بندوق سے اس کا کام تمام کردیں کیا ایسا دین خدا کی طرف سے ہوسکتا ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ یونہی بے گناہ، بے جرم بے تبلیغ خدا کے بندوں کو قتل کرتے جاؤ اس سے تم بہشت میں داخل ہوجاؤ گے..... یہ طریق کس حدیث میں لکھا ہے کوئی مولوی ہے جو اس کا جواب دے۔ نادانوں نے جہاد کا نام سُن لیا ہے اور پھر اس بہانے سے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہا ہے۔‘‘ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۳)

پس انصاف کرو کہ یہ کونسا جہاد ہے اور آجکل یہ جہاد صرف غیر مسلموں کے ساتھ نہیں ہورہا بلکہ اپنوں کے ساتھ بھی ہورہا ہے بلکہ غیروں کی نسبت اپنوں کے ساتھ زیادہ ہورہا ہے جو پاکستان کے بعض مجاہدین پاکستانی حکومت کے خلاف کررہے ہیں اور افغانستان کے مجاہدین افغان حکومت کے خلاف کررہے ہیں حالانکہ پاکستان بھی مسلم حکومت ہے اور افغانستان بھی مسلم حکومت ہے۔ علی ہذا القیاس دنیا کے نقشے پر آپ اور جگہوں پر نظر اُٹھا کر دیکھ لیں زیادہ تر غیر ریاستی عوامل (Non State Actors) اپنی ہی حکومت کے خلاف جہاد کررہے ہیں اور اس بہانے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کررہے ہیں۔ اس کی وجہ دراصل وہی مولانا مودودی کی تعلیم ہے کہ

’’خلق خدا کی اصلاح کے لئے اُٹھو حکومت کے غلط اصول کو صحیح اصول سے بدلنے کی کوشش کرو نا خدا ترس اور شتر بے مہار قسم کے لوگوں سے قانون سازی اور فرمانروائی کا اقتدار چھین لو۔ (حقیقت جہاد صفحہ ۱۵)

اور دراصل یہ عقیدہ ایک تو قرآن مجید کی آیاتِ جہاد کی غلط تفسیر سے پیدا ہوا ہے اور دوسرے اس تفسیر قرآن سے کہ مسلمانوں پر غیر مسلم حکمرانوں کی اطاعت کرنا لازمی نہیں ہے۔ چنانچہ آیت قرآنی

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل کے مفسرین یہی کہتے ہیں کہ یہاں پر اولی الامر منکم سے مُراد مسلم بادشاہ ہے اور غیر مسلم بادشاہ کی اطاعت مسلمانوں پر لازم نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ:

’’حکومت کے غلط اصول کو صحیح اصول سے بدلنے کی کوشش کرو۔‘‘

اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی فرماتے ہیں کہ:

’’ہمیں اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم ہے اور وہ حکم دوسروں کے غلبہ کی حالت میں اطمینان کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ جب چاہے روک سکتے ہیں۔‘‘

اس لئے ان کی توجیح ہے کہ غیر مسلم حکام کی نہ صرف یہ کہ اطاعت ضروری نہیں بلکہ ان کے ساتھ جہاد ضروری ہے۔ اور پھر مزید ترقی کرتے کرتے اس تفسیر کے ماننے والوں کے ذہن غیر مسلم حکام سے ان حکام کی طرف بھی پھرے ہیں جو بے شک کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے ہوں لیکن ان کے ہم مسلک نہ ہونے کی وجہ سے وہ انہیں کافر قرار دے چکے ہوں۔ چنانچہ اس اعتبار سے ان کے عقیدہ کے مطابق سُنّیوں کے لئے ضروری نہیں کہ وہ شیعہ فرمانروا کی اطاعت کریں اور شیعوں کے لئے ضروری نہیں کہ وہ سنّی فرمانروا کی اطاعت کریں اسی طرح بریلویوں کے لئے ضروری نہیں کہ وہ دیوبندی فرمانروا کی اطاعت کریں اور دیوبندیوں کے لئے ضروری نہیں کہ وہ بریلوی فرمانروا کی اطاعت کریں چنانچہ اسی بناء پر پاکستان میں گزشتہ دنوں انہی غیر ریاستی عوامل کے ذریعہ شیعوں، بریلویوں اور دیوبندیوں کا قتل عام ہوا۔ ان کے علماء بھی مارے گئے اور عوام بھی جب دل کرتا، شیعہ نوجوان موٹر سائیکلوں پر کلاشنکوفس لئے ہوئے سنّی مسلمانوں کی مساجد پر گولیاں چلا کر سنّی نمازیوں کو لہولہان کردیتے ہیں اور سنّی نوجوان موٹر سائیکلوں پر سوار کلاشنکوفیں دبائے ہوئے شیعہ مسلمانوں کی مساجد پر حملہ کرکے نماز پڑھتے لوگوں کو لہولہان کردیتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے مدرسے اور مساجد اسی مقصد سے بناتے ہیں کہ وہاں اپنے نوجوانوں کو چاہے وہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں جہاد کے نام پر بندوقیں اُٹھانے اور چلانے کی ٹریننگ دیں اور پھر تشدد کے ذریعہ ایسی حکومت سے اور ایسے لوگوں سے مقابلہ کریں جو ان کے ہم مسلک نہیں ہیں چنانچہ گزشتہ دنوں پاکستان کی لال مسجد سے ایسی پُرتشدد کاروائیاں کی گئیں کئی جہادی مولوی اور طلباء مارے گئے اور کئی جہاد چھوڑ کر اور اپنی جان بچا کر بُرقع پہن کر بھاگ گئے۔ یہ ہے جہاد کی غلط تفسیر کا نتیجہ اور یہ ہے ’’اولی الامر منکم‘‘ کی غلط تفسیر کا مہلک انجام۔

آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ ہم اس تعلق میں اسلامی تعلیم اور مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر پیش کریں گے۔

(منیر احمد خادم)

اشاعتِ دین بزور شمشیر حرام ہے

(از منظوم کلام حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے — دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نورِ خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو — جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یَضَعُ الْحَرْب کی خبر — کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سیّدِ کونین مصطفےٰ — عیسٰی مسیح جنگوں کا کردے گا التوا
جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا — جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائے گا
پیویں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند — کھیلیں گے بچے سانپوں سے بیخوف و بے گزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا — بھولیں گے لوگ مشغلہ تیرو تفنگ کا
یہ حکم سُن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا — وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا
اِک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے — کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشاں — کردے گا ختم آکے وہ دیں کی لڑائیاں
اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی — وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی — حالت تمہاری جاذبِ نصرت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی — وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
اَب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی — بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہوگئے — جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہوگئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہوگئے — باقی جو تھے وہ ظالم و سفّاک ہوگئے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

خطبہ جمعہ

موجودہ عالمی معاشی بحران کی اصل وجہ سب قدرتوں کے مالک اور رزّاق خدا کو حقیقی طور پر نہ ماننا یا ماننے کا حق ادا نہ کرنا ہے۔

آج مسلمان ممالک بھی دنیا کے معاشی نظام کی طرف چل پڑے ہیں بجائے اس کے کہ اس سے رہنمائی لیتے جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کو رہنمائی دی ہے۔

اس وقت ہم احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ دنیا کو اس بات سے ہوشیار کریں کہ ان سب آفتوں اور بحرانوں کی اصل وجہ خدا تعالیٰ سے دُوری ہے۔ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف عدم توجہگی ہے۔ دوسروں کے وسائل پر حریصانہ نظر رکھنا ہے۔

دنیا کو اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اپنے وسائل کے اندر رہیں چاہے وہ گھریلو سطح پر ہوں، معاشرے کی سطح پر ہوں، ملکی سطح پر ہوں، بین الاقوامی سطح پر ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکم کے مطابق سود سے بچیں۔

آج کل کے بحران کا حل مومنوں کے پاس ہے اور تمام مسلمانوں اور مسلمان ملکوں کو اس بحران سے نکلنے اور نکالنے کے لئے پہل کرنی چاہئے۔لیکن اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی آواز کو بھی سننا ہو گا جو اس کے مسیح و مہدی کے ذریعہ ہم تک پہنچی کیونکہ اس کے بغیر اس زمانے میں کوئی نجات نہیں، کوئی تحفظ نہیں، کوئی ضمانت نہیں۔

(موجودہ معاشی بحران کے اسباب کا عارفانہ تجزیہ اور قرآن مجید کی روشنی میں اس کے دائمی حل کا بصیرت افروز بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 31 ر اکتوبر 2008ء بمطابق 31 ر اخاء 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۔ فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۔ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَاللّٰهِ ۔ وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ۔اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔

(سورۃ الروم:38تا41)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔ یقیناً اس میں ایمان لانے والی قوم کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔ پس اپنے قریبی کو اس کا حق دو، نیز مسکین کو اور مسافر کو۔ یہ بات ان لوگوں کے لئے اچھی ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں اور جو تم سُود کے طور پر دیتے ہو تا کہ لوگوں کے اموال میں مل کر وہ بڑھنے لگے۔ اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا اور اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تم جو کچھ زکوٰۃ دیتے ہو تو یہی ہیں وہ لوگ جو اسے بڑھانے والے ہیں۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ پھر تمہیں رزق عطا کیا۔ پھر وہ تمہیں مارے گا اور وہی تمہیں پھر زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے شرکاء میں سے بھی کوئی ہے جو ان باتوں میں سے کچھ کرتا ہو۔ وہ بہت پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

یہ آیات جن کی مَیں نے تلاوت بھی کی اور ترجمہ بھی پڑھا ہے۔ ان کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رزّاق ہونے کا اعلان فرمایا ہے کہ رزق میں کشائش وہ عطا فرماتا ہے اور تنگی بھی۔ کسی کا اگر رزق تنگ کرتا ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ رزق کو دیتا بھی وہی ہے اور رزق کو روکتا بھی وہی ہے۔ فرمایا کہ حقیقی مومن کو اللہ تعالیٰ کی صفتِ رزّاق بہت نشان دکھاتی ہے اگر اس کا ایمان پختہ ہو۔ آج کل جو دنیا کے معاشی حالات ہیں، جس معاشی بحران سے دنیا ہمیں گزرتی نظر آ رہی ہے، جس سے امیر ملک بھی متاثر ہیں اور غریب ممالک بھی۔ صنعتی ممالک بھی متاثر ہیں اور زراعت پر انحصار رکھنے والے ممالک بھی۔ اور وہ بھی جو سمجھتے ہیں کہ تکنیکی مہارت ہمارے پاس اتنی زیادہ ہوگئی ہے کہ دنیا کو ہماری خدمات کی ہر حالت میں ضرورت ہے کیونکہ آج کے اس سائنسی دور میں اور اس جدید دور میں ان خدمات کی بہت اہمیت ہے۔ بعض بڑی طاقتیں یہ سمجھ بیٹھی تھیں کہ ہماری معیشت اتنی زیادہ مضبوط ہوگئی ہے کہ اب ہم جلد ہی تمام دنیا کو اپنے زیرنگیں کرلیں گے گو کہ بہت سارے ملکوں کو وہ پہلے ہی ڈکٹیٹ (Dictate) کرواتے ہیں لیکن تمام دنیا پر اپنی حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہی تھیں۔ اُن کے خیال میں سائنس میں ہم اس حد تک ترقی کر چکے ہیں کہ اب ہمارا سائنس کے میدان میں کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ وسیع رقبہ اور مختلف موسموں کی وجہ سے خوراک میں ہم خود کفیل ہو چکے ہیں۔ اب ہمیں کھانے پینے کی اشیاء کے لئے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں رہی۔ طبّی میدان میں ہم نے وہ ترقیات حاصل کرلی ہیں کہ اب دنیا ہی ہے جو ہم سے سب کچھ اس میدان میں سیکھے گی۔ ہتھیاروں کی دوڑ میں ہم سب دنیا سے آگے نکل چکے ہیں۔ اب دنیا ہمارے

تجربات سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ زمین کی تسخیر کے ساتھ ساتھ ان کے خیال میں آسمانوں پر بھی ہم نے کمندیں ڈال لی ہیں اس لئے اب ہر طرح سے اس دنیا پر ہمارا قبضہ ہوسکتا ہے اور ضروری ہے کہ اب دنیا ہماری برتری تسلیم کرے اور خود بخود اپنے آپ کو ہماری جھولی میں گرادے۔

پھر بعض طاقتوں نے یہ سمجھا کہ ہمارے پاس معیشت کو کنٹرول کرنے کی جو طاقت ہے دنیا مجبور ہو کے ہم پر انحصار کرے اور اپنی مضبوط معیشت اور بعض میدانوں میں تکنیکی مہارت کے زعم میں ان لوگوں نے ایسی پلیننگ (Planning) کی کہ بہت ساری اپنی صنعت ختم کردی اور زراعت بھی برائے نام رہ گئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ معیشت کی تیزی سے گرتی ہوئی حالت اور جو ان کے پاس پہلے تھی، صنعت اور زراعت ان چیزوں کے نہ ہونے کی وجہ سے ان کی معیشت بڑی تیزی سے گرنے لگی۔ تو یہ سب کچھ جو دنیا میں معاشی بحران کی صورت میں ہمیں نظر آرہا ہے اس کی اصل وجہ کی طرف اب بھی ان لوگوں کی سوچیں نہیں جارہیں اور وہ ہے سب قدرتوں کے مالک اور رازق خدا کو حقیقی طور پر نہ ماننا۔ یا ماننے کا حق ادا نہ کرنا، یہ بھی نہ ماننا ہی ہے۔ یہ طاقتیں یا ملک جو معاشی لحاظ سے مضبوط ہیں یا کچھ عرصہ پہلے تک مضبوط تھے اس طرف کم توجہ دیتے ہیں کہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا کا اپنا بھی ایک قانون چل رہا ہے۔ جب ارضی وسماوی آفات، زلزلوں اور سمندری طوفانوں یا ہری کینز (Hurricans) وغیرہ کی صورت میں یہ آفات آتی ہیں تو ان کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ہر چیز تلپٹ ہو جاتی ہے اور پھر اس کے ساتھ ہی غیر فطری طور پر جب معیشت کو چلایا گیا تو اس کے نتائج بھی سامنے آ گئے۔ ایک تو خدا کو بھولنے کی وجہ سے جو زمینی و آسمانی آفات تھیں، انہوں نے اپنے اثرات دکھائے۔ دوسرے معیشت کے لحاظ سے بھی جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کام کئے گئے تو اس نے اپنا اثر دکھایا اور اس کے لئے اب جو حل سوچے جا رہے ہیں وہ بھی کوئی ایسے دیرپا نہیں ہیں۔ اصل حقیقت تک نہیں پہنچ رہے۔ گو کچھ حد تک قریب آنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن جواب تک حل ہیں، لگتا ہے کہ وہ ان کو مزید الجھاتے چلے جائیں گے۔

پس یہ سب باتیں جب ہم دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہمارا ایمان مزید بڑھتا ہے۔ اس وقت ہم احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ دنیا کو اس بات سے ہوشیار کریں کہ ان سب آفتوں اور بحرانوں کی اصل وجہ خدا تعالیٰ سے دُوری ہے۔ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف عدم توجہگی ہے۔ دوسروں کے وسائل پر حریصانہ نظر رکھنا ہے۔ پس اگر مستقل حل چاہتے ہیں تو ان چیزوں کے بارے میں سوچنے کی ضرورت ہے۔ کئی بلین ڈالرز یا کئی بلین پاؤنڈز کی جو بیل آؤٹ (Bailout) ہے یا خرچ کرنا ہے یا امداد ہے وہ مستقل حل نہیں ہے کیونکہ اگر سوچا جائے تو یہ رقم بھی اسی جیب سے نکلتی ہے جس کو پہلے ہی نقصان ہو چکا ہے۔ اور آج مسلمان ممالک کا بھی یہی حال ہے کہ وہ بھی دنیا کے معاشی نظام کی طرف چل پڑے ہیں، بجائے اس کے کہ اس سے راہنمائی لیتے جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اُن کو راہنمائی دی ہے۔

ایمانداری اور اپنے ملک سے وفا کے تعلق کی جو انتہا ہے اس کا کوئی احساس ہی نہیں ہے۔ سربراہان مملکت صرف اپنے مفاد دیکھتے ہیں۔ مشرق وسطیٰ یا عرب ممالک جہاں تیل کی فراوانی ہے ان ملکوں نے بھی اپنی معیشت کو اس طرح نہیں چلایا جس طرح اللہ تعالیٰ کا حکم تھا۔ ایمان داری اور اس اصول پر چلنے کی وہ کوشش نہیں کی یا وہ حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دی جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا تھا۔ بے شک اپنے ملک کو ترقی دی ہے، باقی ملکوں کی نسبت اس کا انفراسٹرکچر بڑا بہتر بنا لیا لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا وسائل کو اس طرح استعمال نہیں کیا گیا جیسا خدا تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔ مثلاً ان کے پاس اگر زائد رقم تھی اور بے تحاشا زائد رقم تھی، تیل کا اندھا پیسہ تھا تو اس رقم کو ان مغربی ممالک میں تجارت پر لگایا جہاں سے ان کو سود ملنا تھا اور وہ بھی ایسے غیر پیداواری کام پر جو صرف عارضی نفع کی چیز تھی۔ یعنی بعض بینکوں کو یا بعض اداروں کو رقمیں جمع کروائی گئیں تا کہ سود ملتا رہے۔

ان اسلامی ممالک نے اپنے ملکوں میں دکھانے کے لئے گو ایک بینکاری نظام شروع کیا جسے اسلامی بینکنگ کہتے ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک شوگر کوٹڈ (Sugar Coated) قسم کی بینکنگ ہے۔ ظاہر طور پر ہے کہ اسلامی بینکنگ ہے لیکن حقیقت میں وہ چیز نہیں ہے جو اسلام چاہتا ہے، جو قرآن چاہتا ہے۔ کیونکہ اگر گہری نظر سے دیکھیں تو گو کہنے کو اسلامی بینکنگ ہے لیکن سود کی ایک قسم ہے جو ان کو منافع میں ملتا ہے۔

بہر حال مَیں یہ بتا رہا تھا کہ اسلامی تعلیم سے ہٹ کر انہوں نے اپنے پیسے کا استعمال کیا اور مغربی ممالک کو یہ رقم دی جس کا کوئی پیداواری مقصد نہیں ہے اور اب جب معاشی بحران آیا ہے تو یقیناً ان کی رقوم کو بھی دھچکا لگا ہوگا۔ ظاہر ہے جب سب دنیا متاثر ہوئی تو یہ بھی متاثر ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جب اپنے رزّاق ہونے کا ذکر فرمایا تو مومنوں کو جو نصیحت فرمائی ہے۔ مَیں نے سورۃ الروم کی جو آیات تلاوت کی ہیں ان میں سے دوسری آیت میں فرمایا کہ اپنے قریبی کو بھی اس کا حق دو، مسکین کو اس کا حق دو اور مسافر کو اس کا حق دو۔ یعنی اپنے پیسے کے صحیح استعمال کے لئے تین حقوق اس آیت میں بتائے گئے ہیں۔ اور پھر آخر میں ان حقوق کو ادا کرنے کی وجہ سے دو باتیں بیان کی گئیں کہ اس کا مفاد تم کو اس طرح ملے گا کہ اللہ کی رضا حاصل کرو گے اور پھر دین و دنیا میں کامیابی حاصل کرو گے۔

پس مومن ہونے کے لئے صرف منہ سے یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ہم ایمان لائے یا ہم مسلمان ہیں یا یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ہم ایک خدا کو مانتے ہیں جو رزّاق ہے۔ ایمان کے اعلان اور صفت رزّاق پر یقین کے لئے عملی نمونے دکھانے کی ضرورت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ رزّاق ہے تو جو کامل ایمان والا ہے وہ کبھی رزق کی کمی سے نہیں ڈرتا۔ اس کو پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے رزق مہیا کرنے کے سامان پیدا فرما دے گا اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق کو اس کے حکم کے مطابق خرچ کرتا ہے۔ بہتر رزق پانے والا جس کے حالات بہتر ہیں، مالی حالات بہتر ہیں، معاشی حالات بہتر ہیں دوسرے کو بھی اپنے مال میں حصہ دار بناتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ زیادہ آمدنی والا ضرورت مند کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ جس میں اپنے قریبی بھی ہیں، رشتہ دار بھی ہیں، ہمسائے بھی ہیں بلکہ مسلمان مسلمان کا جو بھائی ہے تو تمام اُمّت کو اس کا حق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ امیر اسلامی ممالک جو ہیں ان کو اپنے غریب ملکوں کے بارے میں سوچنا چاہئے کہ ان کی ترقی کس طرح کی جائے اور پھر ہی یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صحیح حق ادا کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ اور 'اٰتِ' کا جو اللہ تعالیٰ نے لفظ فرمایا (الف ت سے) اس کے لفظ میں اعزاز کے ساتھ چیز دینا شامل ہے اور پھر حق کا لفظ استعمال کر کے مزید اس کو کھول دیا کہ اعزاز کے ساتھ ان کی خدمت کرنا تمہارا فرض ہے۔ یہ عطا نہیں ہے، یہ بخشش نہیں ہے، یہ خیر نہیں ہے جو تم دوسرے کو ڈال رہے ہو۔ بلکہ جو زائد رقم ہے اس میں سے ان کو دینا تم پر فرض ہے۔

پس اسلامی ممالک اگر اپنے غریب مسلمان ملکوں کی بہتری کا سوچتے، اپنے تیل کے پیسے سے ان کی ترقی کی طرف توجہ دیتے، بجائے لالچ میں آ کر اپنا مال مغربی ملکوں کے بینکوں کو دینے کے اور ان سے سود لینے کے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے اور پھر فلاح پانے والوں میں ہوتے۔ ان ملکوں کے کئی دفعہ بیان آتے ہیں کہ ہمارے حالات ٹھیک ہیں ان کا یہ خیال غلط ہے کہ ہمارے پاس تیل کی دولت ہے اس لئے ہمارے روپے کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ایک تو یہ کہ ان کا مغربی بینکوں میں جو روپیہ ہے یا ان اداروں میں ہے جو قرض دینے والے ہیں وہ تو بہر حال متاثر ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے ان کا روپیہ بھی متاثر ہوا۔ مختصراً بتا دوں، اس پر ہمارے بعض احمدیوں نے مضمون بھی لکھے ہیں۔ بڑے اچھے مضمون ہیں۔ یہاں بھی آپ دیکھتے ہیں کہ بہت سارے احمدی بھی جو قرضے بینکوں سے لیتے ہیں، یہ ادارے جو قرضے دیتے ہیں، یہ تمام غیر پیداواری قرضے ہیں اور ان میں سے بہت بڑی رقم گھروں کے سامانوں کے خریدنے کے لئے، کاروں کے خریدنے کے لئے، گھر خریدنے کے لئے ہیں یہ سب غیر پیداواری چیزیں ہیں۔ اور جب ان تیل کی دولت والوں کا روپیہ ان کے پاس آیا، ان بینکوں میں جمع ہوا تو ان مغربی ملکوں نے دیکھا کہ یہ تو بڑی تیزی سے ہمارے پاس مال آنے لگ گیا ہے تو انہوں نے اور زیادہ کُھلے دل سے قرضے دینے شروع کر دیئے۔ بنک اپنا تو بہت تھوڑا سا خرچ رکھتے ہیں اور بقایا رقم کا بڑا حصہ یعنی 90، 95 فیصد دوسروں کا استعمال ہو رہا ہے اور اس میں جیسا کہ مَیں نے کہا، ان ملکوں کا جو تیل کی دولت پیدا کر رہے ہیں اور کوئی تعمیری کام یا پیداواری انویسٹمنٹ تو انہوں نے کی نہیں، غیر پیداواری مقاصد پر یہ لوگ خرچ کر رہے ہیں۔ تو بہت بڑی رقم ہے جو اس کے اوپر خرچ کی جاتی ہے۔ مثلاً یہاں ایک بینک والے نے مجھے بتایا کہ جو بینکوں کی کل انویسٹمنٹ ہے اس کا تقریباً 45 فیصد حصہ وہ گھروں کے خریدنے کے لئے قرضے دینے پر خرچ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت ساری رقم دوسرے قرضوں میں چلی جاتی ہے اور تھوڑی سی رقم ہے جو پیداواری مقاصد کے لئے خرچ ہوتی ہے یا قرض دی جاتی ہے۔ اس طرح آسان شرائط پر قرض دے دیا جاتا ہے۔ آسان شرائط کے بارہ میں میرے سامنے بیٹھے ہوئے بہت سارے لوگ جانتے ہیں کہ اگر تین لاکھ کا مکان ہے تو پہلے 10-15 ہزار اُن سے کیش مانگ لیا جاتا ہے حالانکہ پہلے خاص فیصد ہوتی تھی کہ اتنے فیصد دو گے تو تمہارا قرض منظور ہوگا اور بقایا تمام رقم بینک کا قرض ہوتا ہے۔

پھر جو قرض لینے والا ہے وہ یہ نہیں سوچتا کہ شرح سود کتنی ہے، کتنا مجھے اس پر دینا پڑے گا، کتنا عرصہ تک میں دیتا چلا جاؤں گا اور کتنی زائد ادائیگی کرنی پڑے گی؟ وہ صرف یہ سوچ رکھتا ہے کہ چلو گھر خرید لو۔ واپسی آہستہ آہستہ ہوتی رہے گی۔ لیکن نہیں جانتا کہ ایک تو یہ لمبا عرصہ کی ادائیگی ہے دوسرے اس کی اپنی آمدنی محدود ہے۔ اس کے وسائل محدود ہیں اور اس قرض کی ادائیگی میں۔ پھر ایک وقت ایسا آتا ہے جو وہ متحمل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ عموماً مہنگائی دوسری چیزوں کی بھی بڑھ رہی ہے اور پھر گھر کے بھی اخراجات بڑھتے ہیں۔ اگر وہ قرض اتارنے لگے تو گھر کو کس طرح چلائے۔ بہر حال اس چکر میں پھر ایسا قرض لینے والا پھنستا چلا جاتا ہے اور پھر قرض بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ بعض لوگ یہاں پر اور دنیا میں ری مورگیج کا رواج ہے جو کرواتے ہیں اور پھر مزید قرضوں کا بوجھ بڑھ جاتا ہے۔ کہنے کو تو ان کو رقم بینک سے مل گئی۔ لیکن اگر سوچیں تو مزید قرضوں کا بوجھ بڑھ گیا۔ عارضی طور پر تو جان چھٹ گئی لیکن مستقل اُن کے اوپر ایک قرضہ چڑھ گیا۔ پھر بعض لوگ ایسے ہیں بعض بینکوں نے ایسے Incentive دیئے ہوئے ہیں کہ اپنی جیب سے بھی کچھ نہیں دیا، معاہدہ بینک کے ساتھ ہو گیا۔ مکان خرید لیا، کرایہ جمع سود بینک کو ادا کرتے رہے اور ساری زندگی کرایہ جمع سود ادا ہوتا رہتا ہے اور جب مرنے کے قریب آتے ہیں تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ وہ چیز واپس بنک کو چلی جاتی ہے۔ جب مَیں نے پچھلی دفعہ سود پہ خطبہ دیا تھا تو بہتوں نے اس سے جان بھی چھڑائی۔ اگر حقیقت میں سوچا جائے تو جو سُود کا قرض ہے وہ پھر اس طرح بڑھتا چلا جاتا ہے۔ بہت سارے ایسے بھی ہوتے ہیں جو قرض ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور ڈیفالٹر بن جاتے ہیں۔ جن بینکوں نے لوگوں کو قرض دیئے ہوتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا وہ بھی لوگوں سے لے کر دیئے ہوتے ہیں، دوسرے کا پیسہ ہوتا ہے اور اس میں جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ تیل کے ملکوں کی بہت بڑی رقم شامل ہے جس کی وجہ سے ان لوگوں نے قرض دینے میں کھلے دل کا مظاہرہ کیا۔

یہ صورت حال صرف یہاں نہیں ہے، امریکہ میں بھی ہے اور دنیا میں بھی ہے تو بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا

کہ قانون قدرت پھر اپنا کام کرتا ہے۔ جب ایک حد کو پہنچ کر لوگوں کی قرض کی واپسی کی طاقت ختم ہوئی تو بنکوں کو ہوش آئی کہ ہمارا اپنا پیسہ تو قرض میں تھا نہیں، یہ تو دوسروں کا پیسہ تھا اور پھر انہوں نے مزید قرضے دینے بند کر دیئے اور نہ صرف ان غیر پیداواری مقاصد کے لئے قرضے دینے بند کر دیئے بلکہ پیداواری مقاصد کے لئے بھی قرضے دینے بند کر دیئے۔ اس کا پھر یہی نتیجہ نکلا کہ پوری معیشت متاثر ہوگئی اور ملکوں کی معیشتوں کا کیونکہ ایک دوسرے پر انحصار ہے اس لئے پوری دنیا اس کی لپیٹ میں آ گئی۔ اس لئے کسی ملک کا یہ کہنا کہ ہمارے پاس وسائل ہیں اور ہمیں فرق نہیں پڑتا، بالکل غلط ہے۔ ایک تو وہ رقم جو مغرب میں ہے اس کے فوری ملنے کا امکان نہیں۔ دوسرے جب معیشت برباد ہوئی تو جو چیز ان کے پاس ہے یعنی تیل جس کو وہ کہتے ہیں کہ اپنی معیشت (Economy) کو سنبھال لیں گے اس میں بھی کمی ہوگی۔ اس ہفتے کا ٹائمز رسالہ ہے اس نے مضمون لکھا ہے، کچھ حقائق پیش کئے ہیں۔ اس نے لکھا ہے کہ A sea of Debt کہ قرضوں کا ایک سمندر ہے اور ایسا سمندر جس کا پانی امریکہ، جو اپنے آپ کو دنیا کی سب سے بڑی معیشت سمجھتا ہے اس کی کشتی میں بھی اس حد تک بھر چکا ہے کہ وہ ڈول رہی ہے اور ڈوبنے کے قریب ہے۔ اور اس نے لکھا کہ امریکہ کی معیشت اس حد تک خراب ہو چکی ہے کہ جو بھی وہ کوشش کر لیں اس کی جلد بحالی کا امکان نہیں ہے۔ پھر یہ کہ معیشت کو جو جھٹکے لگ رہے ہیں اس سے دنیا کا کوئی ملک بھی اب محفوظ نہیں ہے۔ مغربی ملکوں، خاص طور پر امریکہ کی معیشت کا جو حال بیان کیا گیا ہے اس کا یہ حال ہے کہ مثلاً کریڈٹ کارڈ کا ان ملکوں میں بڑا رواج ہے۔ جس کو بغیر سوچے سمجھے استعمال کرنے کا رواج ہے۔ اس کی اب پابندی لگ گئی ہے اور بہت حد تک اس میں پابندی لگ رہی ہے۔ وہ جو لوگوں کی ایک لحاظ سے عیاشی بنی ہوئی تھی کہ بغیر سوچے سمجھے خرچ کئے جاتے تھے اس میں کمی آ گئی۔ کاروں کی سیل (Sale) کہتے ہیں کہ گزشتہ 15 سال کی کم ترین سطح پر آ گئی ہے۔ ہوائی سفروں میں کمی ہوگئی ہے جس کی وجہ سے بہت ساری کمپنیوں نے اپنی فلائٹس بند کر دی ہیں۔ یہ دو چیزیں خاص طور پر ایسی ہیں جن میں تیل کا استعمال ہوتا ہے تو جب استعمال ہی نہیں تو رقم کہاں سے آئے گی۔ کسی کو ضرورت ہی نہیں تو خود بخود اس کی طلب میں کمی ہو جائے گی اور جب طلب میں کمی ہوگی تو ظاہر ہے اس کا اثر پڑے گا۔

پھر لوگوں کے جو تفریحی پروگرام ہیں، کھانے پینے کے، ریسٹورنٹس وغیرہ کے، اینٹرٹینمنٹ (Entertainment) کے، ان ملکوں میں اس کا بہت زیادہ رواج ہے اس میں بھی کمی آ گئی ہے اور جب اس میں کمی آئے، خاص طور پر سردیوں میں کوئی آؤٹنگ (Outing) نہیں رہی تو پھر اس کا بعد میں یہ نتیجہ نکلے گا کہ ڈیپریشن جو ان ملکوں میں پہلے ہی بہت زیادہ ہے اس میں مزید اضافہ ہوگا۔ پھر جب یہ بیماری شروع ہو جاتی ہے تو اس کے اپنے بداثرات ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ سود پر انحصار کرنے والے یا اس کا کاروبار کرنے والے ایسے لوگ ہیں جیسے شیطان نے انہیں حواس باختہ کر دیا ہو۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ۔ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰی فَلَهٗ مَا سَلَفَ۔ وَاَمْرُهٗٓ اِلَی اللّٰهِ ۔ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (البقرة:276) یعنی وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہوتے۔ مگر ایسے جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے اپنے مَس سے حواس باختہ کر دیا ہو۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے کہا یقیناً تجارت سود ہی کی طرح ہے جبکہ اللہ نے تجارت کو جائز اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ پس جس کے پاس اس کے ربّ کی طرف سے نصیحت آ جائے اور وہ باز آ جائے تو جو پہلے ہو چکا اسی کا رہے گا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو کوئی دوبارہ ایسا کرے تو یہی لوگ ہیں جو آگ والے ہیں جو اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

باقی اثرات تو جو ہونے ہیں وہ تو ہیں ہی۔ اس وجہ سے جن کی رقم ضائع ہوگئی یا کم از کم یہ خوف ہو گیا کہ کچھ عرصہ کے لئے ہمیں رقم نہیں ملے گی یا باوجود حکومتوں کی تسلّیوں کے یہ خوف کہ ہماری رقم ضائع ہو جائے گی تو یہ خوف ہی بہت خطرناک چیز ہے۔

پھر جن کے پروگرام تھے کہ اپنی جائیداد کو ری مورگیج کروالیں گے پھر قرضے اتاریں گے تو ان کا بھی حال خراب ہے۔ قرضے نہ ملنے کی وجہ سے مکان باوجود اس کے کہ ان کی قیمتیں کئی فیصد گر گئی ہیں، فروخت نہیں ہو رہے۔ کیونکہ لوگوں کے پاس نقد نہیں ہے اور بینک والے قرض نہیں دے رہے کیونکہ بینک پہلے تو جرأت کر رہے تھے اب ان کے پاس خود پیسہ نہیں ہے۔ اب جب حالات بدلے ہیں تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس طرح ہے جس طرح شیطان کے مَس سے حواس باختہ ہو گئے ہیں، دنیا کی اکثریت جو اس میں ملوث تھی مخبوط الحواس ہو چکی ہوئی ہے۔ اللہ رحم کرے۔ اور لگتا ہے کہ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ جب ایسی حالت ہو تو ڈیپریشن بھی بڑھتا ہے اور معاشرے میں ایک ابتری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس ڈیپریشن سے ان کا ہی ایک لطیفہ یاد آ گیا۔ اقتصادیات والے یہ کہتے ہیں، ان کا انگریزی کا لطیفہ ہے کہ

If my neighbour loses his Job, it is recession. If I loose my Job it is depression.

یعنی اگر میرا ہمسایہ اپنی ملازمت سے فارغ ہوتا ہے، اس کی نوکری ختم ہوتی ہے تو یہ recession کہلاتا ہے اور اگر مجھے نوکری سے فارغ کر دیا جائے تو پھر depression ہو گیا۔ اقتصادیات میں recession اور depression کی ٹرم ہے۔ اس کا موٹا مطلب یہ ہے کہ recession وہ ہے جو عارضی معاشی بحران ہوتا ہے اور depression وہ ہے جو مستقل معاشی بحران ہوتا ہے۔ لیکن اس وجہ سے اور لوگوں میں بھی depression پیدا ہو جاتا ہے۔ جب نوکریاں چھٹتی ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا اور وہ بیماری کا Depression ہے اور یہ معاشی بحران جو آیا ہے تو اس نے دنیا میں لاکھوں لوگوں کی نوکریاں چھڑوا دیں۔

پس اب بھی اگر دنیا میں عقل ہے تو اس سودی نظام سے جان چھڑانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ وہ تجارت کریں جسے اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا ہے اور مسلمان ممالک بھی جن کے حالات بہتر ہیں اپنی مثالیں قائم کریں۔ مسلمان کو سود کی سختی سے مناہی کی گئی ہے۔ ورنہ پھر اس دنیا کے بعد آخرت کی سزا کی بھی وارننگ ہے۔

جو ممالک اپنے وسائل ہوتے ہوئے ایماندار نہیں ہیں اور ان کی حکومتیں اپنے وسائل ضائع کر رہی ہیں یا اپنے ذاتی مفاد اٹھا رہی ہیں ان کو بھی ہوش کرنی چاہئے۔ مثلاً پاکستان ہے یا اس جیسے اور ممالک ہیں جن کے لیڈروں نے کبھی بھی اپنے ملک سے وفا نہیں کی اور ملک کو لُوٹتے ہی رہے ہیں اور دنیا سے قرضے لے لے کر اس پہ گزارا کرتے رہے ہیں۔ ابھی چند دن ہوئے بڑی خوشی سے یہ اعلان ہوا کہ چار سو ملین یا پتہ نہیں کتنے سو ملین ڈالر کا پاکستان کے لئے قرض دوبارہ منظور ہو گیا ہے۔ اس کی واپسی کس طرح ہوگی؟ کچھ پتہ نہیں ہے۔ کیونکہ پہلی پیمنٹ (Payment) جو انہوں نے کرنی ہے، جو قرضے دینے ہیں اس کے بارے میں ایک شور پڑا ہوا ہے۔ بڑا شور تھا کہ ہمارے فارن ایکسچینج کے ریزرو بڑھ گئے۔ اب جب حقیقت ساری ظاہر ہوئی تو پتہ لگا کہ ان کے پلّے کچھ بھی نہیں۔ حالانکہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے قدرتی وسائل سے بھی نوازا ہوا ہے اور زراعت کے لحاظ سے بہترین موسمی لحاظ سے، زمینوں کے لحاظ سے بھی نوازا ہوا ہے۔ لیکن مانگنے اور قرض لینے کی اور اپنے وسائل کو صحیح طور پر استعمال نہ کرنے کی ایسی عادت پڑ گئی ہے کہ پھر غیرت بھی ختم ہو گئی ہے۔ یہی حال بعض افریقن ملکوں نائیجیریا کا ہے۔ تیل کی دولت سے مالا مال ہے لیکن ان کے لیڈروں کو بھی کوئی خیال نہیں۔ بہرحال اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ خدا کو بھلا کر، اس تعلیم پر عمل نہ کر کے سودی نظام میں پھنس گئے ہیں، لالچوں میں پھنس گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سود دینے والوں کو فرماتا ہے کہ تمہارے خیال میں جو مال سود کی وجہ سے بڑھ رہا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہیں بڑھتا۔ اور جو اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اس میں پھر برکت نہیں پڑ سکتی۔

پس جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا کہ مسلمان ممالک جو سُود پر بینکوں میں رقم رکھتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کی اس تنبیہ کے نتیجہ میں زیادہ بڑی سزا ملے گی۔ اس لئے یہ خیال کرنا کہ ہم محفوظ ہیں بالکل غلط خیال ہے۔ بلکہ اب تو حالات نے ثابت کر دیا ہے کہ غیر مسلم بھی اس سزا کے جال میں آ گئے ہیں، اس پکڑ میں آ گئے ہیں اور وقتاً فوقتاً آتے رہیں گے۔

اس آیت میں جو آیت نمبر 40 ہے اس میں زکوٰۃ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو غریبوں کا حق ہے۔ پہلے بھی تین مختلف باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی اور اس میں بھی کہ زکوٰۃ ادا کرو۔ غریبوں کا بھی حق ہے اور حکومت کا بھی حق ہے اور اسلام کی خدمت بھی ہے۔ جبکہ سودی نظام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جب یہ حق ادا نہیں کرتے تو امیر، امیر تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور ایک حد تک ہی ہوگا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کی پکڑ آتی ہے تو وہی نتیجے نکلتے ہیں جو آجکل نکل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پہلے بھی اس کی ہدایت دے چکا ہے کہ معاشرے کے ہر طبقے کا حق ادا کرو کیونکہ یہی حقیقت میں تمہارے مال میں اضافے کا باعث بنے گا نہ کہ سود۔ پس اس اہم نکتے کو مسلمان ملکوں کو خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے اور یہ بات ایسی ہے جس کو ان مغربی ممالک نے بھی کسی زمانے میں ریئلائز (Realise) کیا۔ جرمنی کی حکومت نے چند دہائیاں پہلے اس بات کو سمجھا اور وہ چاہتے تھے کہ سود ختم ہو جائے۔ لیکن پھر بدقسمتی کہنا چاہئے کہ اپنی سوچ کو عملی جامہ نہیں پہنا سکے۔ اب بھی گزشتہ دنوں یہ خبر تھی اس کرائسز کے بعد شرح سود میں کمی کی وجہ سے معیشت میں کچھ بہتری پیدا ہوئی۔ لیکن اصل حل یہی ہے کہ جو لے لیا وہ تو لے لیا۔ وہ تو معاملہ ختم ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا۔ جو بقایا سود ہے اس کو اب ختم کرو اور اسے معاف کر دو اور آئندہ سود لینے سے توبہ کرو۔ اور جو مومن ہیں، جو مسلمان ہیں ان کو خاص طور پر بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اگر یہ ہوگا تو پھر یہ جو چند سالوں بعد بار بار بحران آتے ہیں، معیشت کو دھچکے لگتے ہیں، ساری دنیا میں ہر ایک ملک اور افراد کو مصیبت پڑ جاتی ہے اس سے بچ سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ الرّوم کی آیت نمبر 41 میں (جو مَیں نے تلاوت کی) یہ ساری باتیں بیان کرنے کے بعد فرماتا ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ پھر تمہیں رزق عطا کیا پھر وہ تمہیں مارے گا اور وہی پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے شرکاء میں سے کوئی ہے جو ان باتوں میں سے کچھ کرتا ہو؟۔ وہ بہت پاک ہے۔ وہ بہت بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور پیدا کر کے پھر چھوڑ نہیں دیا۔ رزق عطا کیا ہے۔ وہ رزق عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے وہ اپنی تمام مخلوق کو رزق دیتا ہے جو جانور ہیں ان کو بھی رزق دیتا ہے، جو پرندے ہیں ان کو بھی رزق دیتا ہے۔ تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ ہی رزق دیتا ہے تو تمہیں بھی رزق دے گا اگر اس کے حکموں پر چلنے کی کوشش کرو گے۔

پس اللہ فرماتا ہے تمہاری توجہ یہ رہنی چاہئے کہ ان حکموں کو ہر وقت اپنے سامنے رکھو، کیونکہ موت دینے والا بھی وہی ہے اور موت کے بعد زندہ کر کے اس کو اپنے سامنے حاضر بھی وہ کرے گا۔ سوال و جواب بھی ہوں گے۔ اس لئے نہ ظاہری شرک کرو۔ نہ مخفی شرک کرو اور نہ ہلکا سا بھی اس کے حکموں سے انحراف کرنے کی کوشش کرو۔ اور مسلمان کے لئے خاص طور پر یہ تنبیہ ہے۔ اس سُودی کاروبار کا جو بیان ہے یہ ایسا خطرناک ہے کہ ہم

احمدیوں کو تو خاص طور پر اس سے بچنا چاہئے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں فرمایا کہ سود چھوڑ دو۔ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (البقرۃ:279) اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے اگر تم فی الواقع مومن ہو۔

اللہ تعالیٰ سود لینے کی مناہی کے بارے میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ لَاتَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ (البقرۃ:280) اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو اور اگر تم توبہ کرو تو اصل زر تمہارے ہی رہیں گے۔ نہ تم ظلم کرو گے نہ تم پہ ظلم کیا جائے گا۔ مومنوں کو خاص طور پر تنبیہ کی گئی ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اسی نظام یعنی سودی نظام کے اثرات ہر مذہب والے پر پڑ رہے ہیں چاہے وہ مسلمان ہے یا غیر مسلم ہے۔ پہلے تو یہ بتایا تھا کہ شیطان اس وجہ سے تمہارے حواس کھو دے گا اور اس حواس کھونے کا نتیجہ یہ نکلا کہ سُود میں ڈوبتے چلے گئے۔ پتہ ہی نہیں لگ رہا کہ کس طرح خرچ کرنا ہے۔ وہ سوچیں ہی ختم ہو گئیں جس سے اچھے بھلے کی تمیز کی جاسکتی ہو۔ اور اب فرمایا اللہ اور رسول کی طرف سے اعلان جنگ ہے اور جب اللہ اور رسول کی طرف سے اعلان جنگ ہو تو نہ دین باقی رہتا ہے اور نہ دنیا۔ دین تو گیا ہی، اس کے ساتھ دنیا بھی گئی۔

مسلمان ممالک اگر خاص طور پر یہ جائزہ لیں۔ ہر ملک کو یہ جائزہ لینا چاہئے لیکن ان ملکوں کو تو خاص طور پر (جائزہ لینا چاہئے) تو انہیں نظر آئے گا کہ سُود کی وجہ سے امیر غریب کی خلیج وسیع ہوتی جارہی ہے، ملکوں کے اندر بھی اور ایک دوسرے ممالک میں بھی، جو غریب مسلمان ممالک ہیں وہ غریب تر ہو رہے ہیں۔ جو امیر ہیں، تیل والے ہیں وہ سمجھ رہے ہیں ہمارے پاس دولت ہے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں پھر بے چینیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پھر بغاوتیں ہوتی ہیں مسلمان ملکوں کے اندر بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی۔ جیسا کہ مَیں نے پاکستان کی مثال دی تھی۔ وہاں بھی امیر غریب کا فرق بہت وسیع ہوتا چلا جا رہا ہے اور ملک میں بے چینی کی وہاں ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ دولت کے لالچ میں امیر غریب کے حقوق ادا نہیں کرتے اور اسی وجہ سے پھر مولوی کو اس ملک میں کھل کھیلنے کا موقع مل رہا ہے۔ اگر غریب کا حق صحیح طرح ادا ہوتا تو وہ خودکش بموں کے حملے جو غریبوں کے بچوں کو استعمال کر کے کروائے جاتے ہیں اس میں ان لوگوں کو آج اس طرح کامیابی نہ ہوتی۔ گو اس کی اور بھی وجوہات ہیں لیکن ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ پس یہ جو ہنگامی حالتیں ہیں، غریب ملکوں میں بھی اور امیر ملکوں میں بھی جو اور زیادہ ابھر کر سامنے آرہی ہیں یہ اب اللہ تعالیٰ کے اعلان کا نتیجہ نکل رہا ہے۔ پھر ماضی میں بھی ہم نے دیکھا اور آج کل بھی دیکھتے ہیں کہ سُود کے لئے دیا گیا جو روپیہ ہے یہ جرموں کی وجہ بن رہا ہے۔ یہ روپیہ اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ اس کو استعمال کر کے دوسروں کے وسائل پر قبضہ کرو تاکہ یہ واپسی قرض بھی محفوظ ہو جائے اور آمد کا ذریعہ بھی مستقلاً بن جائے۔

آج کل امن کی بحالی کے نام پر جو جنگیں ہو رہی ہیں یہ جغرافیائی حدود پر قبضہ کرنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ وسائل پر قبضہ کرنے کے لئے ہیں۔ اگر کوئی حکومت ان کی اچھی شرائط مان لے تو وہیں امن بھی قائم ہو جاتا ہے یا اپنی مرضی کا مقامی شخص وہیں ان کا صدر بنا دیا جاتا ہے یا حکومت بنا دی جاتی ہے ورنہ پھر جنگیں لمبی ہوتی چلی جاتی ہیں۔ کیونکہ پیچھے سے رقم ان کو فیڈ (Feed) ہوتی رہتی ہے اور یہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے خلاف ہے اس لئے ایک وقت آتا ہے کہ طاقتور کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا نظارہ دکھاتا ہے اور پھر اسے ذلیل کر دیتا ہے اور یہ ہم نے اب اس زمانے میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ تمام تر کوششوں اور بہتر معاشی حالات کے باوجود جب اللہ تعالیٰ نے جھٹکا دیا تو تمام بڑی طاقتوں کی جو معیشتیں تھیں وہ ایک ٹھوکر سے گرتی چلی گئیں۔ وہ رقمیں دینے والے ادارے بھی کسی کام نہ آسکے بلکہ حکومتوں کو اپنے خزانے سے، لوگوں کے مال سے، ان کو سہارا دینا پڑا۔ جن سے قرضے لئے جاتے تھے انہی کو سہارے بھی دیتے جا رہے ہیں اور وہاں بھی پبلک کا پیسہ استعمال ہو رہا ہے لیکن کوئی ضمانت نہیں کہ کس حد تک اور کتنی جلدی حالات بہتر ہوں گے۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ دنیا دار اب خود بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ امریکہ جیسی طاقتور معیشت کے بھی جلدی سنبھلنے کے امکانات نہیں ہیں۔ مَیں نے شروع میں ذکر کیا تھا کہ دوسروں کے وسائل پر نظر ہے اور ان لوگوں کو نظر آرہا ہے کہ دوسروں کے وسائل پر نظر ہے۔ اور یہ بھی ایک بہت بڑی وجہ ہے جو دنیا کے امن برباد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖٓ (الحجر:89) اور ان کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر نہ دیکھو جو ہم نے انہیں عارضی دنیا کا سامان دیا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ جو مال تمہارا نہیں ہے، جو تمہیں نہیں ملا اس کے پیچھے نہ پڑو۔

پس یہ ایک اصولی ہدایت ہے کہ ہر ایک اپنے وسائل پر انحصار کرے اور مومنوں کے لئے خاص طور پر ہدایت ہے کہ دنیا کا مال و متاع عارضی چیز ہے تمہاری اس طرف نظر نہ ہو۔ کیونکہ یہ دائمی رہنے والی چیز نہیں ہے بالکل عارضی چیزیں ہیں۔ ایک مومن کو اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی فکر کرنی چاہئے۔ اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ عارضی مال و متاع رکھنے والے بھی تباہی کی طرف جا رہے ہیں اور اس کی خواہش رکھنے والوں کا بھی یہی انجام ہوگا۔ پس دنیا کو اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اپنے وسائل کے اندر رہیں چاہے وہ گھریلو سطح پر ہوں، معاشرے کی سطح پر ہوں، ملکی سطح پر ہوں، بین الاقوامی سطح پر ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکم کے مطابق سود سے بچیں۔ گھریلو سطح پر اگر قناعت ہو جائے تو نہ زائد گھریلو ضروریات ہوں گی نہ قرض کی خواہش ہوگی۔ نہ ہمسائے کا اچھا صوفہ یا کوئی چیز دیکھ کر یہ خیال ہوگا کہ مَیں بھی خریدوں۔ نہ اپنے دوست کی اچھی کار دیکھ کر یہ خیال ہوگا کہ میرے پاس بھی ایسی کار ہو۔ اور نہ کسی عزیز کا گھر دیکھ کر فوری طور پر گھر خریدنے کی خواہش بھڑکے گی۔ بے شک گھر ہونا چاہئے، ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے لیکن سود کے پیسے سے نہیں۔

اسی طرح ملک ہیں۔ دوسرے کے مال پر قبضہ کرنے کی بجائے اگر تجارت سے ایک دوسرے کے وسائل سے فائدہ اٹھائیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے غریب ملکوں کو بھی اس تحفظ کا احساس ہو کہ میرے وسائل، جو ہمارے ملک کے وسائل ہیں ہماری ترقی کے لئے خرچ ہوں گے، استعمال ہوں گے۔ اگر بین الاقوامی مدد ہے تو ملکوں کو یہ احساس ہو کہ یہ ہماری بھلائی کے لئے ہے نہ کہ ہمارے وسائل پر قبضہ کرنے کے لئے۔ پھر لیڈر زا پنے ملک کی دولت پر مجموعی طور پر جو ملک کی دولت ہے اس کو ایمانداری سے ملک کے مفاد کے لئے استعمال کریں تو فساد ختم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی حدود کا خیال رکھتے ہوئے حقدار کو اس کا حق ادا کیا جائے تو شیطان کے مَس سے بچ سکتے ہیں۔ سودی نظام سے بچیں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکتے ہیں۔ اگر دنیا اسے ہر سطح پر نہیں سمجھے گی تو پھر جنگ کی صورت رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقتاً فوقتاً اسی طرح دنیا والوں کو مار پڑتی رہے گی۔

پس آج کل کے بحران کا حل مومنوں کے پاس ہے اور تمام مسلمانوں اور مسلمان ملکوں کو اس بحران سے نکلنے اور نکالنے کے لئے پہل کرنی چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَۃً وَاتَّقُوْا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (آل عمران:131) اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو سُود در سُود نہ کھایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

پس اللہ کرے کہ فلاح پانے کے لئے کم از کم مسلمان دنیا کو یہ تقویٰ حاصل ہو جائے اور خاص طور پر امیر مسلمان ممالک کو جنہوں نے سُود کی کمائی کے لئے اپنی رقمیں لگائی ہوئی ہیں۔ لیکن اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی اس آواز کو بھی سننا ہوگا جو اس کے مسیح و مہدی کے ذریعہ ہم تک پہنچی کیونکہ اس کے بغیر اس زمانے میں کوئی نجات نہیں، کوئی تحفظ نہیں، کوئی ضمانت نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''اس وقت لوگ روحانی پانی کو چاہتے ہیں۔ زمین بالکل مر چکی ہے۔ یہ زمانہ ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (الروم:42) کا ہو گیا ہے۔ جنگل اور سمندر بگڑ چکے ہیں۔ جنگل سے مراد مشرک لوگ اور بحر سے مراد اہل کتاب ہیں۔ جاہل اور عالم بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ غرض انسانوں کے ہر طبقے میں فساد واقع ہو گیا ہے۔ جس پہلو اور جس رنگ میں دیکھو دنیا کی حالت بدل گئی ہے۔ روحانیت باقی نہیں رہی اور نہ اس کی تاثیریں نظر آتی ہیں۔ اخلاقی اور عملی کمزوریوں میں ہر چھوٹا بڑا ابتلا ہے۔ خدا پرستی اور خدا شناسی کا نام و نشان مٹا ہوا نظر آتا ہے۔ اس لئے اس وقت ضرورت ہے کہ آسمانی پانی اور نورِ نبوت کا نزول ہو اور مستعد دلوں کو روشنی بخشے۔ خدا تعالیٰ کا شکر کرو اس نے اپنے فضل سے اس وقت اس نُور کو نازل کیا ہے مگر تھوڑے ہیں جو اس نُور سے فائدہ اٹھاتے ہیں''۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 52۔ زیر سورۃ الروم آیت نمبر 42)

خدا تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ اس نُور کے دائرے کے اندر آ جائیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کی وجہ سے جو اس دنیا میں فساد برپا ہے اس سے بچ سکیں کیونکہ اب خدا کی پہچان کروانے، اس تک پہنچانے کا یہی ایک ذریعہ ہے جو بندے کو خدا کا صحیح عابد بنائے گا، جو آنحضرت ﷺ کا صحیح اور حقیقی مطیع اور فرمانبردار بنائے گا۔ اللہ کرے کہ دنیا اس اہم بنیادی اصول اور نکتے کو پہچان لے۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:

ایک تو یہ اعلان ہے کہ عصر کی نماز کا وقت آجکل سوا دو بجے سے شروع ہو جاتا ہے تو ابھی میں جمعہ کے بعد عصر کی نماز بھی پڑھاؤں گا۔ صرف آج جمعہ کے لئے۔ کل سے نہیں۔ اور دوسرے یہ بھی وجہ ہے کہ لجنہ کا اجتماع ہو رہا ہے۔

نمازوں کے بعد انشاء اللہ ایک نماز جنازہ پڑھاؤں گا جو میری خالہ زاد امۃ المجیب بیگم صاحبہ کا ہے جو نواب مصطفیٰ خان صاحب کی اہلیہ تھیں۔ 21/اکتوبر کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 66 سال ان کی عمر تھی۔ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب ابن صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی یہ سب سے بڑی بیٹی اور اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی نواسی بھی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کی ربوہ میں تدفین ہوئی ہے۔ میرے ساتھ ان کا بڑا اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور جنت میں جگہ دے۔

ان کی دو بیٹیاں رملہ خان۔ جو ہمارے ڈاکٹر افضال الرحمٰن صاحب جو امریکہ میں ہیں ان کی اہلیہ ہیں۔ دوسری صائمہ خان۔ باسل احمد خاں صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے نواسے اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کے پوتے ہیں ان کی اہلیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ نمازوں کے بعد انشاء اللہ جیسا کہ میں نے کہا نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

حضرت منشی کرم علی صاحب کاتب

صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

ایمان افروز تذکرہ

.........................(ثریا غازی-لندن)..........................

حضرت نانا جان مرحوم لمبانوالی ضلع گوجرانوالہ ۱۸۷۶ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان کا پیشہ طبابت اور تعلیم و تدریس تھا۔ آپ کے والد ماجد مکرم کرم الٰہی صاحب اپنے علاقے میں اپنی نیکی اور بزرگی کی وجہ سے کافی مشہور تھے۔ نانا جان کے والد صاحب تین دفعہ پیدل چل کر مکہ معظّمہ گئے اور ہر دفعہ وہاں کچھ عرصہ قیام کیا۔ اس طرح ان کو سات دفعہ حج کرنے کی توفیق ملی۔ جب آپ آخری دفعہ حج کر کے واپس تشریف لائے تو آپ کی غیر حاضری میں آپ کی اہلیہ اور اولاد کسی وبا کی وجہ سے وفات پا گئے۔ آپ کی دوسری شادی عائشہ بی بی صاحبہ سے ہوئی جو گکھو ضلع گوجرانوالہ کی رہنے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے مکرم کرم الٰہی صاحب کو پھر تین بیٹیاں اور دو بیٹے عطا کئے۔ نانا جان ان کی سب سے چھوٹی اولاد تھے والد کی وفات کے وقت نانا جان بہت چھوٹے تھے آپ کی پرورش آپ کے بڑے بھائی کرم رسول صاحب کی زیرنگرانی ہوئی جو طبابت بھی کرتے تھے اور معلم بھی تھے۔

نانا جان کے والد صاحب اپنی وفات سے قبل اپنے بیٹے کرم رسول کو یہ نصیحت کر کے گئے تھے کہ چونکہ دُمدار ستارہ طلوع ہو چکا ہے اس لئے مہدی کہیں پیدا ہوگیا ہے میں تو اس کو نہیں پا سکوں گا لیکن تم اس کی تلاش میں رہنا اور جب ایسا دعویٰ سنو تو قبول کر لینا۔

اب اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس بزرگ انسان کی اولاد کو مہدی موعود کے قدموں میں بھجوانے کا انتظام کر دیا۔ نانا جان لاہور میں کتابت سیکھ رہے تھے آپ نے اپنی تعلیم ختم کر کے لاہور میں ہی ملازمت شروع کر دی۔

۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو براہین احمدیہ حصہ چہارم کے لئے کاتب کی ضرورت پڑی تو کسی نے میرے نانا جان کے متعلق حضور اقدس کو بتایا۔ آپ نے فوری طور پر نانا جان کو بلوانے کے لئے آدمی بھجوایا۔ نانا جان کو جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام ملا تو آپ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں لیکن مجھے اپنے بڑے بھائی کی اجازت لینی پڑے گی کیونکہ بھائی کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں کروں گا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کاتب کی فوری طور پر ضرورت تھی اس لئے نانا جان اس آدمی کو لیکر لمبانوالی ضلع گوجرانوالہ پہنچے۔ بھائی صاحب نے یہ سنا تو شائد ان کو اپنے باپ کی بات یاد آ گئی۔ آپ بھی فوراً نانا جان کے ساتھ قادیان چلے گئے۔ بڑے بھائی نے تو فوراً بیعت کر لی۔ لیکن میرے نانا جان نے عرض کی کہ مجھے احمدی ہونے پر مجبور نہ کیا جائے اس شرط پر میں کام کروں گا۔

نانا جان کو لاہور میں رہائش کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو معلومات دی گئی تھیں ان میں ایک یہ تھی کہ مرزا صاحب نے (نعوذ باللہ) قرآن کریم میں ردّ و بدل کیا ہے۔ آپ کو چونکہ پہلے بارہ سپارے حفظ تھے اس لئے آپ نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ قرآن کریم لیکر اس کا مطالعہ کیا ظاہر ہے کہ وہ غلط پراپیگنڈہ تھا لہٰذا آپ کو فوراً اس کا احساس ہوگیا علاوہ ازیں بارہ دن مہدی موعود کی صحبت میں گزارنے سے سب شک و شبہات رفع ہوگئے اور آپ نے ۱۲ دن بعد بیعت کر لی اور اپنی تمام زندگی قادیان میں گزاری اس دوران حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانے میں جب تک نظر اور ہاتھ کام کرتے رہے آپ الحکم کی کتابت کرتے رہے۔

آپ کی تعلیم صرف پانچ جماعت تک تھی لیکن اردو زبان پر بہت عبور تھا۔ کتاب البریہ سے حقیقت الوحی تک تمام کتب میں سنگسازی کی سعادت آپ نے پائی نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متعدد کتب اور ریویو آف ریلیجنز اردو کے سالہا سال تک کاتب رہے۔ نانا جان مرحوم کو دس روپئے ماہوار تنخواہ ملا کرتی تھی اور کھانا لنگر سے کھاتے تھے۔

حضرت نواب محمد علی صاحبؓ کا جو مکان احمدیہ بازار میں ہے اس میں بیٹھ کر کتابت کیا کرتے تھے۔ نانا جان مرحوم کا رنگ سرخ و سفید تھا آپ کی آنکھیں نیلی تھیں آپ ہمیشہ نہایت صاف ستھرا سفید چمکتا لباس پہنتے تھے اور منشی کرم علی سفید پوشی کے نام سے مشہور تھے۔

نانا جان کی شادی گوجرانوالہ کے ایک غیر از جماعت مفلس خاندان میں ہوئی۔ ۱۹۰۰ء میں جب میری نانی حاکم بی بی صاحبہ قادیان آئیں تو ۱۰ یا ۱۱ سال کی تھیں۔ حضرت اماں جانؓ نے ازراہ شفقت میری نانی جان کو دو سال اپنے گھر رکھا۔ نانا جان کو اللہ تعالیٰ نے سات بیٹے اور ۲ بیٹیاں عطا کی تھیں لیکن ان میں سے بلوغت کی عمر کو صرف ایک بیٹا رحمت اللہ صاحب واثق مرحوم اور والدہ صاحبہ امیر بیگم صاحبہ مرحوم اہلیہ مہاشہ محمد عمر صاحب ہی پہنچے۔ باقی سب فوت ہوگئے بعض بالکل بچپن میں اور دو تین جوانی کی عمر میں۔

نانا جان بیان فرماتے تھے کہ ایک دفعہ ان کے بڑے بھائی مکرم رسول صاحب سخت بیمار ہوگئے جب حالت کافی خراب ہوگئی تو گھر والوں نے نانا جان کو فوراً پہنچنے کا خط بھجوایا کہ حالت تشویشناک ہے فوراً پہنچو۔ نانا جان وہ خط لیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چھٹی کے لئے درخواست کی اس پر حضور اقدس نے فرمایا جانے کی ضرورت نہیں میں دعا کروں گا اور صحت ہو جائیگی۔ نانا جان اس مضمون کا خط لکھ کر آپ کے ارشاد کو گھر والوں تک پہنچا دیا۔ چند دنوں کے بعد گاؤں سے صحت یاب ہونے کی خوشخبری آ گئی۔ نانا جان کو بہت بچپن سے حقہ پینے کی عادت تھی۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقے سے نفرت کا اظہار کیا تو نانا جان نے حقہ پینے سے توبہ کر لی۔ ایک دن مسجد مبارک میں نماز پڑھتے ہوئے بے ہوش ہوگئے۔ حضور اقدس نماز پڑھا رہے تھے۔ نماز کے بعد استفسار کے بعد وجہ معلوم ہونے پر حضور اقدس نے مسجد مبارک میں حقہ منگوا کر پینے کا حکم دیا۔

حضرت مصلح موعودؓ سے جب بھی ہماری ملاقات ہوتی حضور خاص طور پر بڑے پیار سے نانا جان کا حال پوچھا کرتے تھے اور ان کے حوالے سے ہم سے بات کرتے کہ تم منشی کرم علی صاحب کے نواسے نواسیاں ہو اور ہمیں حیرت ہوتی تھی کہ حضورؓ کو کس طرح ہمارے نانا جان ہی یاد ہوتے ہیں اور ہمارے ابا جان مہاشہ محمد عمر صاحب کا نام نہیں لیتے۔

نانا جان مرحوم کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو خطوط اور یادداشتیں موجود تھیں وہ سب ۱۹۴۷ء میں لاہور سے گوجرانوالہ جاتے ہوئے گاڑی میں ضائع ہوگیا۔ نانا جان کا سامان چوری ہوگیا اس میں وہ صندوقچی بھی چلی گئی جو نانا جان کا سرمایہ حیات تھا۔ قادیان سے صرف وہ صندوقچی اور چند کپڑے لیکر نکلے تھے وہ بھی نہ رہی۔ نانا جان کو تا زندگی اس کا دکھ رہا۔

قادیان چھوٹ گیا تو نانا جان بے گھر ہوگئے۔ ۱۸۹۷ء سے ۱۹۴۷ء تک ۵۰ سال رہنے کے بعد لمبانوالی میں بھی نہ رہ سکے کیونکہ اس کی طرف کبھی توجہ ہی نہ کی تھی۔ بڑے بھائی کی اولاد نے زمین اور مکان پر قبضہ کیا ہوا تھا۔ کیونکہ نانا جان نے اتنے سالوں میں کبھی زمین وغیرہ کی آمدنی کا مطالبہ نہ کیا تھا اس لئے وہاں بھی نہ رہ سکے۔ لہٰذا خاموشی سے ہمارے پاس راہوالی آ گئے جہاں میرے والدین ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۲ء تک مقیم تھے۔ ۱۹۵۲ء میں ہم ربوہ آ گئے۔ میری نانی جان ابھی راہوالی میں تھیں اور نانا جان چند دنوں کے لئے میرے ماموں جان رحمت اللہ صاحب واثق کے گھر سرگودھا تشریف لے گئے وہیں ۱۴؍دسمبر ۱۹۵۲ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پائی۔ ۱۵؍دسمبر کو آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کا جنازہ اور مکرم محمود اللہ شاہ صاحب کے جنازہ اکٹھے ہی پڑھائے۔

نانا جان کی بیعت کا ذکر تاریخ احمدیت جلد دوئم صفحہ ۴۸۲ پر اس طرح کیا گیا ہے:

۱۸۹۷ء کے بعض صحابہ

اس سال جو بزرگ جماعت احمدیہ سے منسلک ہو کر مسیح محمدی کے صحابہ میں شامل ہوئے ان ناموں میں چھٹا نام حضرت منشی کرم علی صاحب کاتبؓ کا ہے تفصیل درج ذیل ہے:

تاریخ وفات ۱۴؍دسمبر ۱۹۵۲ء بعمر ۷۶ سال کتاب البریہ سے حقیقت الوحی تک کی تمام کتب میں سنگسازی کی سعادت آپ کو نصیب ہوئی نیز حضورؑ کی متعدد کتب اور ریویو آف ریلیجنز اردو کے سالہا سال تک کاتب رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کو پڑھنے کے ماہر تھے بعض اوقات لوگ حضور کی تحریر جو اُن سے پڑھی نہیں جاتی ان سے پڑھواتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نانا جان مرحوم کو اس مسیح محمدی کے قدموں میں جگہ دے جن کی غلامی میں وہ ساری زندگی رہے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

الیس اللہ بکاف عبدہ

کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

بدر ۲۰۰۸ء کے شمارہ جات میں شائع کردہ

خطبات جمعہ اور مضامین کی فہرست

(مرتبہ:محمد ابراہیم سرور قادیان)

نمبرشمار	مضمون	مضمون نگار	شمارہ نمبر
۱	۱۱۶ ویں جلسہ سالانہ قادیان کی روئیداد	ادارہ	۱-۲
۲	وقف جدید کے نئے سال کا اعلان (خطبہ جمعہ)	//	//
۳	خلاصہ خطاب حضور انور برائے جلسہ سالانہ قادیان	//	//
۴	نماز جمعہ کی افضلیت و برکات	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۲/اکتوبر ۲۰۰۷ء	//
۵	انفاق فی سبیل اللہ (قسط اوّل)	الحاج کریم ظفر ملک صاحب	//
٦	قدرت ثانیہ کے مقام پر تعمیر ہونے والی یادگار	ادارہ	
۷	السلام علیکم کی افضلیت و برکات (صفحہ اوّل)	ادارہ	۳
۸	سسکتا ہوا پاکستان (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۹	اللہ تعالیٰ کی صفت الحکم کی پُر معارف تشریحات	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۷/دسمبر ۲۰۰۷ء	//
۱۰	انفاق فی سبیل اللہ (قسط دوم)	الحاج کریم ظفر صاحب ملک	//
۱۱	پاکستان کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے انتباہات	الفضل انٹرنیشنل ۱۹/اکتوبر ۲۰۰۸ء	//
۱۲	صبر: ایک عظیم ہتھیار (صفحہ اوّل)	ادارہ	۴
۱۳	سسکتا ہوا پاکستان-۲ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۱۴	صفت حکیم کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بصیرت افروز تذکرہ	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۴/دسمبر ۲۰۰۷ء	//
۱۵	آخری زمانہ کے متعلق آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیاں	مکرم محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان	//
۱٦	قرآن کریم حقیقی برکات کا سرچشمہ ہے (صفحہ اوّل)	ادارہ	۵
۱۷	سسکتا ہوا پاکستان-۲ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۱۸	صفت حکیم کے حوالہ سے ابراہیمی دُعا کا پُر معارف تذکرہ	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۲۱/دسمبر ۲۰۰۷ء	//
۱۹	پاکستان کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے انتباہات	الفضل انٹرنیشنل مورخہ ۱۹/اکتوبر ۲۰۰۷ء	//
۲۰	پیدائش انسانی کے متعلق قرآن مجید کی صداقت، سائنس کی روشنی میں	مکرم عبدالرب انور محمود خان-امریکہ	//
۲۱	نزلہ زکام سے بچنے کے آسان نسخے	روزنامہ الفضل سے ماخوذ	//
۲۲	متن پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ	ادارہ	٦-۷
۲۳	مصلح موعودؓ خلافت کا فدائی وجود (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۴	خلفاء کی سچے دل سے اطاعت کرو	خطبہ جمعہ حضرت مصلح موعودؓ فرمودہ ۲۹/جون ۱۹۱۸ء	//
۲۵	صفت الحکیم سے متعلق ابراہیمی دُعا کا تذکرہ	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۲۸/دسمبر ۲۰۰۷ء	
۲٦	انتخاب خلافت ثانیہ اور آپؓ کا پہلا خطاب	ادارہ	//
۲۷	کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے	حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ	//
۲۸	حضرت مصلح موعودؓ کے معرکۃ الآراء لیکچر ''منصب خلافت'' کا خلاصہ	قریشی محمد فضل اللہ	//
۲۹	استحکام خلافت اور حضرت مصلح موعودؓ	مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب قادیان	//
۳۰	حضرت مصلح موعود اور منکرین خلافت کا عبرتناک انجام	مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب قادیان	//
۳۱	نظام وصیت اور حضرت مصلح موعودؓ	مکرم محمد یوسف انور صاحب قادیان	//
۳۲	برڈ فلو سے بچنے کے طریق	روزنامہ الفضل ۴/فروری ۲۰۰٦ء	//
۳۳	والدین سے حسن سلوک (صفحہ اول)	ادارہ	۸
۳۴	سسکتا ہوا پاکستان-۳ (اداریہ)	مکرم منیر احمد صاحب خادم	//
۳۵	وقف جدید کے ۵۱ ویں سال کا اعلان	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۴/جنوری ۲۰۰۸ء	//
۳٦	مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی برکات	مکرم شیراز احمد صاحب قادیان	//
۳۷	روبوٹ اور انسان	روزنامہ الفضل ۳۰/مئی ۲۰۰۷ء	//
۳۸	تحصیل علم کے فضائل و برکات (صفحہ اوّل)	ادارہ	۹
۳۹	امتحان دینے والے طلباء کے لئے (اداریہ)	قریشی محمد فضل اللہ	//
۴۰	ابراہیمی دعا کے نتیجہ میں قرآن مجید کی پر حکمت تعلیم کا تذکرہ	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۱/جنوری ۲۰۰۸ء	//
۴۱	حصول علم کے متعلق حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے زریں اقوال	کتاب ''کرنہ کر'' سے ماخوذ	//
۴۲	تحصیل علم کے متعلق خلفاء احمدیت کے ارشادات	ادارہ	//
۴۳	شادی بیاہ کے متعلق بد رسومات	حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی مجلس عرفان سے	//
۴۴	روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد کے نام کھلا خط	مکرم مقصود احمد بھٹی صاحب مبلغ سلسلہ	//
۴۵	آنحضرت کی قوت قدسیہ کا تذکرہ (صفحہ اوّل)	ادارہ	//
۴٦	آنحضرت ﷺ کا فیضان ختم نبوت ہمیشہ کے لئے جاری ہے (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۴۷	آنحضرت ﷺ کی ارفع شان کا تذکرہ حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک الفاظ میں	ادارہ	۱۰-۱۱
۴۸	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی	ادارہ	//
۴۹	دعا ابراہیمی کے سلسلہ میں قرآن کریم کی پُر حکمت تعلیم کا تذکرہ	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۸/جنوری ۲۰۰۸ء	//
۵۰	آنحضرتؐ مذہبی رواداری اور آزادی ضمیر کے علمبردار	از کتاب اسوۂ انسان کامل صفحہ ۵۳٦	//
۵۱	سیرت النبیؐ: مخالفین سے حسن سلوک	مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد قادیان	//
۵۲	آنحضرت ﷺ کا عفو و احسان	مکرم محمد یوسف صاحب انور قادیان	//
۵۳	صداقت حضرت مسیح موعودؑ از روئے قرآن و حدیث (تقریر جلسہ سالانہ ۲۰۰۷ء)	منیر احمد خادم	//
۵۴	نعمت عظمیٰ ''خلافت احمدیہ'' کے متعلق پیشگوئیاں	مکرم محمد ایوب صاحب ساجد	//
۵۵	ہندوؤں کی مذہبی کتب میں کلکی اوتار احمد علیہ السلام	مکرم خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش	//
۵٦	۲۳ مارچ یوم مسیح موعود، تجدید دین کا آغاز	مکرم طاہر احمد صاحب طارق مبلغ سلسلہ جیند	//
۵۷	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے صحابہ سے حسن سلوک	مکرم فضل رحیم خان متعلم جامعہ احمدیہ	//
۵۸	کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف	مکرم مبشر احمد خالد صاحب پاکستان	//
۵۹	خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی پروگراموں کے متعلق ضروری یاددہانی	مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری صدر جوبلی کمیٹی بھارت	//
٦۰	توکل علی اللہ (صفحہ اول)	ادارہ	۱۲
٦۱	خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی اور ہماری ذمہ داریاں (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
٦۲	دُعائے ابراہیمی ''یزکیھم'' کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کا تذکرہ	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۲۵ جنوری ۲۰۰۸ء	//
٦۳	نظام نو اور وصیت	مکرم طاہر جمیل احمد صاحب ربوہ	//
٦۴	خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے استقبال کی تیاریاں	مکرم خالد سیف اللہ خان صاحب آسٹریلیا	//
٦۵	آنحضرت ﷺ کے متعلق استہزاء اور بدزبانی کرنے والوں کے متعلق بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا خلاصہ	ادارہ	//
٦٦	اطاعت کی ضرورت و اہمیت (صفحہ اول)	ادارہ	۱۳
٦۷	دارالعلوم دیوبند کا دہشت گردی کے خلاف فتویٰ حقیقت کے آئینہ میں-۱ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
٦۸	دُعائے ابراہیمی اور اس کی قبولیت کے اعلان میں فرق کی حکمت	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین یکم فروری ۲۰۰۸ء	//
٦۹	حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا پیغام احمدی بچوں کے نام	از تشحیذ الاذہان مئی ۱۹٦۲ء	//
۷۰	حضرت مسیح موعودؑ کے ذاتی و خاندانی حالات آپ کی قلم مبارک سے	از کتاب البریہ صفحہ ۱٦۰	//
۷۱	آنحضرت ﷺ کے نماز اور مساجد کے بارہ میں تاکیدی ارشادات	مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب امریکہ	//
۷۲	چیونٹیاں-خدا کی ایک مخلوق	روزنامہ الفضل سے ماخوذ	//
۷۳	انفاق فی سبیل اللہ (صفحہ اوّل)	ادارہ	۱۴
۷۴	دارالعلوم دیوبند کا دہشت گردوں کے خلاف فتویٰ حقیقت کے آئینہ میں-۲ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۷۵	مخالفین احمدیت و خلافت کی حاسدانہ کاروائیوں کا ذکر	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۸ فروری ۲۰۰۸ء	//

۷۶	نظام اسلامی کے متعلق قرآنی اصول (منصب خلافت سے ماخوذ)	حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفة المسیح الثانیؓ	//
۷۷	بچوں کی بیماریاں اوروالدین کی ذمہ داریاں	مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب پاکستان	//
۷۸	عیادت مریض اورآنحضرت ﷺ کا اسوۂ مبارک (صفحہ اول)	ادارہ	۱۵
۷۹	آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر دشمنانہ حملے اور ہمارا فرض (اداریہ)	منیراحمد خادم	//
۸۰	ڈنمارک کے اخبار میں اہانت آمیز خاکوں کی اشاعت پر زبردست انذار	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۵رفروری۲۰۰۸ء	//
۸۱	نظام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں	مکرم حافظ طیب احمد صاحب طاہر ربوہ	//
۸۲	شہد کی مکھی کے متعلق معلومات	مکرم خالد سیف اللہ خان صاحب پاکستان	//
۸۳	عجز وانکساری کی اہمیت وبرکات (صفحہ اوّل)	ادارہ	۱۶
۸۴	اللہ نگہبان خدا حافظ وناصر (اداریہ)	قریشی محمد فضل اللہ	//
۸۵	اقامت صلوٰة بقائے خلافت کے لئے ضروری ہے	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۲۲رفروری۲۰۰۸ء	//
۸۶	خلافت خامسہ کی عظیم الشان تحریکات	مکرم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی ربوہ	//
۸۷	انسانی دماغ کے متعلق معلومات	ماخوذ از کتاب زندگی	//
۸۸	اخلاقی برائیوں سے بچنے کے متعلق ارشادات خداوندی	ادارہ	۱۷
۸۹	نئے تعلیمی سال کا آغاز اوراحمدی طلباء کی ذمہ داری (اداریہ)	قریشی محمد فضل اللہ	//
۹۰	ایک کینیڈین عیسائی کی اسلام مخالف کتاب کی مذمت	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۲۹ فروری۲۰۰۸ء	//
۹۱	خلافت خامسہ کی عظیم الشان تحریکات (۲)	مکرم حبیب الرحمٰن زیروی ربوہ	//
۹۲	مستقبل کی سب سے بڑی اور جدید جوبلی کا پُر کیف منظر	مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت	//
۹۳	اپنے اہل وعیال کے ساتھ حُسن سلوک (صفحہ اول)	ادارہ	۱۸
۹۴	تلاوت قرآن کریم اوراحمدی کی ذمہ داریاں	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۷رمارچ۲۰۰۸ء	//
۹۵	حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض	مکرم نصر الحق صاحب معلم سلسلہ	//
۹۶	قدرت ثانیہ: خلافت احمدیہ	ادارہ	۱۹-۲۰
۹۷	پیغام حضرت امیر المومنین برموقعہ خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی	ادارہ	//
۹۸	خلافت احمدیہ صدق وصفا اور اخلاص و وفا کے سو سال (اداریہ)	منیراحمد خادم	//
۹۹	خلافت احمدیہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات	ادارہ	//
۱۰۰	خلافت احمدیہ کے متعلق خلفاء احمدیت کے ارشادات	ادارہ	//
۱۰۱	خلافت کے قیام کے لئے اقامت صلوٰة-انفاق فی سبیل اللہ اوراطاعت نظام کی ضرورت	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۳راپریل۲۰۰۷ء	//
۱۰۲	خلافت علیٰ منہاج نبوت	مکرم مولانا محمد عمر صاحب قادیان	//
۱۰۳	عالمگیر برکات خلافت	مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب قادیان	//
۱۰۴	خلافت سے فیض پانے کے لئے عبادات کا قیام ضروری ہے	مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر قادیان	//
۱۰۵	خلافت احمدیہ کے زیر سایہ خدمت انسانیت	مکرم محمد ایوب صاحب ساجد قادیان	//
۱۰۶	امت مسلمہ اورتمنائے خلافت	مکرم عبدالمومن راشد صاحب قادیان	//
۱۰۷	حضرت خلیفة المسیح الخامس کے دورخلافت کی برکات	مکرم یوسف احمد صاحب انور قادیان	//
۱۰۸	خلفاء احمدیت کی سیرت سے چند جھلکیاں	مکرم مبشر احمد صاحب خادم قادیان	//
۱۰۹	خلافت جوبلی پروگراموں کے تحت حضرت امیر المومنین کا دورۂ مغربی افریقہ	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۱۱۰	خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا استقبال (اداریہ)	قریشی محمد فضل اللہ	۲۱
۱۱۱	قرآن وحدیث اورحضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے صفت حلیم کا تذکرہ	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۴رمارچ۲۰۰۸ء	//
۱۱۲	حضرت مسیح موعودؑ کی ماموریت کا آخری سال	مکرم حبیب الرحمان صاحب زیروی ربوہ	//
۱۱۳	جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام خلافت جوبلی امن کانفرنس	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۱۱۴	خلاصہ خطاب حضرت امیر المومنین برموقعہ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی تقریب	ادارہ	۲۲-۲۳
۱۱۵	ایک عجیب ایمان افروز نظارہ (اداریہ)	منیراحمد خادم	//
۱۱۶	خداتعالیٰ کی صفت رفیق کا پُر معارف تذکرہ	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۲۸رمارچ۲۰۰۸ء	//
۱۱۷	خلافت احمدیہ سے وابستگی ہی حقیقی مسلمان کی پہچان ہے	مکرم قریشی عظمت اللہ صاحب بنگلور	//
۱۱۸	سالانہ تقریب جامع احمدیہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین کا پیغام	از جامعہ احمدیہ قادیان	//
۱۱۹	قادیان دارالامان میں خلافت جوبلی کی مختلف تقاریب کی جھلکیاں	ادارہ	//
۱۲۰	شکران نعمت-کامیابی کی ضمانت (صفحہ اوّل)	ادارہ	۲۴
۱۲۱	خلافت احمدیہ کی صداقت کی گواہی -کرناٹک کی جماعتیں (اداریہ)	منیراحمد خادم	//
۱۲۲	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد اصلاح خلق اورتقویٰ کا قیام	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۴راپریل۲۰۰۸ء	//
۱۲۳	کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو! (سال ۲۰۰۸ء میں ہونے والے چند حوادث کا عمومی ذکر)	مکرم محمد یوسف انور صاحب	//
۱۲۴	موسم گرما میں ہیٹ اسٹروک سے بچاؤ کی تدابیر	مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب پاکستان	//
۱۲۵	حاصل مطالعہ: امکان ختم نہیں ہوتا	محمد ابراہیم سرور قادیان	//
۱۲۶	قرض کے لین دین کے متعلق قرآنی ارشادات	ادارہ	۲۵
۱۲۷	حضرت امیر المومنین کی مبارک تحریک، خلافت سے متعلق کتب کا امتحان (اداریہ)	منیراحمد خادم	//
۱۲۸	خداتعالیٰ کی راہ میں سفر-فضائل وبرکات	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۱راپریل۲۰۰۸ء	//
۱۲۹	نظام وصیت اور ہماری ذمہ داریاں	مکرم صدیق اشرف علی صاحب موگرال	//
۱۳۰	قرآن مجید کے فضائل وبرکات (صفحہ اوّل)	ادارہ	۲۶-۲۷
۱۳۱	خلافت جوبلی کا سال اور ہفتہ قرآن مجید (اداریہ)	منیراحمد خادم	//
۱۳۲	عبادات کا قیام خلافت کے استحکام کے لئے ضروری ہے	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۸راپریل۲۰۰۸ء بمقام گھانا	//
۱۳۳	کلام الٰہی کے سمجھنے کے اصول	افاضات از حضرت خلیفة المسیح الاوّلؓ	//
۱۳۴	قرآن کریم اور کائنات-کتاب الہام عقل، علم اور سچائی سے ماخوذ	تصنیف حضرت خلیفة المسیح الرابعؒ	//
۱۳۵	قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں خلافت کی ضرورت و اہمیت	مکرم الحاج کریم ظفر ملک صاحب لاہور	//
۱۳۶	قرآن مجید ایک مکمل ضابطۂ حیات	مکرم دلاور خان صاحب قادیان	//
۱۳۷	صدسالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے حضرت امیر المومنین کے دورہ مغربی افریقہ کی جھلکیاں	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۱۳۸	ختم نبوّت کی حقیقت حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں	از روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۸۱	۲۸
۱۳۹	شرفاء حیدرآباد مغلوب ہوگئے-۱ (اداریہ)	منیراحمد خادم	//
۱۴۰	پورتونوؤ کی مسجد کے افتتاح کی مناسب سے قیام عبادت کی تاکید	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۲۵راپریل۲۰۰۸ بمقام بینن	//
۱۴۱	وصیت کا پیغام-خلافت متقین کا انعام ہے	مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر امریکہ	//
۱۴۲	رپورٹ دورہ حضور انور مغربی افریقہ	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۱۴۳	ملک فجی کا تعارف (معلوماتی مضمون)		//
۱۴۴	صدسالہ خلافت جوبلی کی مناسب سے پنجاب کے اخباروں کی کوریج	ادارہ	//
۱۴۵	ختم نبوت کی حقیقت پر مبنی حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات (صفحہ اوّل)	لیکچر سیالکوٹ از روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۶	۲۹
۱۴۶	شرفاء احمدیت مغلوب ہوگئے-۲ (اداریہ)	منیراحمد خادم	//
۱۴۷	جلسہ سالانہ نائیجیریا کے حوالہ سے اخلاقی قدروں کے قیام کی نصائح	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۲رمئی ۲۰۰۸ء بمقام نائیجیریا	//
۱۴۸	جماعت احمدیہ میں پہلی بیعت خلافت-تاریخ کے آئینہ میں	مکرم سید فہیم احمد صاحب مبلغ سلسلہ	//
۱۴۹	پردہ اور سنسکرت ادب	مکرم مجاہد احمد صاحب شاستری قادیان	//
۱۵۰	رپورٹ دورہ حضور انور مغربی افریقہ	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۱۵۱	کرناٹک میں صدسالہ جوبلی تقاریب کی اخبارات میں کوریج	ادارہ	//
۱۵۲	مامور من اللہ کی صداقت کے تین طریق (صفحہ اوّل)	لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۱	۳۰
۱۵۳	شرفاء حیدرآباد مغلوب ہوگئے-۳ (اداریہ)	منیراحمد خادم	//
۱۵۴	استحکام خلافت کے لئے قیام نماز شرط اوّل ہے	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۸راپریل بمقام گھانا	//

۱۵۵	جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۰۸ء کا بابرکت انعقاد	مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد	//
۱۵۶	والدہ محترم ناصرہ بیگم صاحبہ کا ذکر خیر	مکرم داؤد احمد حنیف صاحب امریکہ	//
۱۵۷	ناول "Da Vinci Code" کے تناظر میں کشمیر کا عہد مسیح سے تعلق	ادارہ	//
۱۵۸	رپورٹ دورہ حضور انور مغربی افریقہ (جلسہ سالانہ گھانا)	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۱۵۹	صوبہ تامل ناڈو بھارت کے اخباروں میں صد سالہ جوبلی تقاریب کی کوریج	ادارہ	//
۱۶۰	خلاصہ افتتاحی خطاب حضرت امیر المومنین برموقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۸ء	ادارہ	۳۱
۱۶۱	شرفاء حیدرآباد مغلوب ہوگئے-۴	منیر احمد خادم	//
۱۶۲	صفت جبّار کے حوالہ سے بصیرت افروز بیان	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۲۳؍مئی ۲۰۰۸ء	//
۱۶۳	نماز تہجد کی اہمیت وفضیلت	مکرم شیخ صباح الدین صاحب مبلغ سلسلہ	//
۱۶۴	سوشل بائیکاٹ-چودہ سوسال پہلے اوراب	مکرم ظہور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ	//
۱۶۵	رپورٹ دورہ حضور انور مغربی افریقہ-نائیجیریا	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۱۶۶	خلاصہ اختتامی خطاب حضرت امیر المومنین برموقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۸ء	ادارہ	۳۲
۱۶۷	شرفاء حیدرآباد مغلوم ہوگئے-۵ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۱۶۸	خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے حوالہ سے ایمان افروز بیان	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۳۰؍مئی ۲۰۰۸ء	//
۱۶۹	حب الوطن اور جماعت احمدیہ	مکرم ڈاکٹر دلاور خان صاحب	//
۱۷۰	باغ احمدؑ کے ایک حسین پھل (مرزا وسیم احمد صاحب) کی یاد میں	محترمہ اعظم النساء صاحبہ حیدرآباد	//
۱۷۱	رپورٹ دورہ حضور انور مغربی افریقہ (بینن)	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۱۷۲	صوبہ آندھرا پردیش کے اخبارات میں خلافت جوبلی تقاریب کی کوریج	ادارہ	//
۱۷۳	خلاصہ خطاب حضرت امیر المومنین برموقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۸ء (برائے مستورات	ادارہ	۳۳
۱۷۴	شرفاء حیدرآباد مغلوب ہوگئے-۶ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۱۷۵	صفت رزاق پر بصیرت افروز بیان	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۶؍جون ۲۰۰۸ء	//
۱۷۶	علمائے دیوبند کے جھانسے میں نہ آئیں..	مکرم محمد عظمت اللہ صاحب قریشی	//
۱۷۷	رپورٹ دورہ حضور انور مغربی افریقہ (بینن)	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۱۷۸	صوبہ جھارکھنڈ کے اخبارات میں خلافت جوبلی تقاریب کی کوریج	ادارہ	//
۱۷۹	ماہ رمضان المبارک کی فضیلت (صفحہ اوّل)	ادارہ	۳۴
۱۸۰	شرفاء حیدرآباد مغلوم ہوگئے-۷ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۱۸۱	صفت رزاق کے حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۳؍جون ۲۰۰۸ء	//
۱۸۲	تحریک جدید اور رمضان المبارک میں چار مناسبتیں	مکرم وکیل المال تحریک جدید قادیان	//
۱۸۳	علماء دیوبند کے جھانسے میں نہ آئیں..	مکرم عظمت اللہ قریشی صاحب بنگلور	//
۱۸۴	رپورٹ دورہ حضرت امیر المومنین مغربی افریقہ (نائیجیریا)	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۱۸۵	فرضیت روزہ اور اس کے افضال وبرکات (صفحہ اوّل)	ادارہ	۳۵
۱۸۶	رمضان المبارک حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا مقدس مہینہ (اداریہ)	قریشی محمد فضل اللہ	//
۱۸۷	جلسہ سالانہ امریکہ ۲۰۰۸ء کا افتتاح	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۲۰؍جون ۲۰۰۸ء	//
۱۸۸	رمضان المبارک اور اس کے مسائل	مکرم ڈاکٹر دلاور خان صاحب قادیان	//
۱۸۹	رمضان المبارک کا مہینہ اور انفاق فی سبیل اللہ	مکرم ناظر بیت المال آمد قادیان	//
۱۹۰	رپورٹ دورہ حضرت امیر المومنین مغربی افریقہ (نائیجیریا)	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۱۹۱	رمضان المبارک اور قبولیت دُعا (صفحہ اوّل)	ادارہ	۳۶
۱۹۲	رمضان المبارک حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا مقدس مہینہ-۲ (اداریہ)	قریشی محمد فضل اللہ	//
۱۹۳	جلسہ سالانہ کینیڈا کا افتتاح	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۲۷؍جون ۲۰۰۸ء	//
۱۹۴	رمضان المبارک کی عظمت وبرکات	مکرم عبد المومن صاحب راشد قادیان	//
۱۹۵	رپورٹ دورہ حضور انور مغربی افریقہ (نائیجیریا)	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۱۹۶	خلاصہ اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۸ء	ادارہ	//
۱۹۷	انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت وبرکات	ادارہ	۳۷
۱۹۸	شرفاء احمدیت مغلوب ہوگئے-۸ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۱۹۹	مسجد بیت النور کیلگری کینیڈا کے افتتاح کی مناسب سے مساجد آباد کرنے کی تاکید	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۴؍جولائی ۲۰۰۸ء کینیڈا	//
۲۰۰	القائے روحانی اور شیطانی میں امتیاز (از نزول المسیح)	تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام	//
۲۰۱	رپورٹ دورہ حضرت امیر المومنین مغربی افریقہ (نائیجیریا)	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۲۰۲	تکبر انسان کے لئے روحانی موت ہے (صفحہ اوّل)	ادارہ	۳۸
۲۰۳	شرفاء حیدرآباد مغلوم ہوگئے-۹ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۰۴	جلسہ سالانہ برطانیہ سے قبل مہمان نوازی اور میزبانی کے متعلق نصائح	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۸؍جولائی ۲۰۰۸ء	//
۲۰۵	روزہ کا مقصد حصول تقویٰ	مکرم شیخ محمد زکریا صاحب مبلغ سلسلہ	//
۲۰۶	عید الفطر اور اس کے مسائل	مکرم طاہر احمد جمالی صاحب مربی سلسلہ	//
۲۰۷	رپورٹ دورہ حضرت امیر المومنین مغربی افریقہ (نائیجیریا)	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۲۰۸	صوبہ مہاراشٹر کے اخبارات میں خلافت جوبلی تقاریب کی کوریج	ادارہ	//
۲۰۹	کوین الزبتھ دوم کانفرنس ہال میں منعقد امن کانفرنس میں حضور انور کا خطاب	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	۳۹
۲۱۰	شرفاء حیدرآباد مغلوب ہوگئے-۱۰ آخری (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۱۱	جلسہ سالانہ برطانیہ کے افتتاح کی مناسبت سے ضروری نصائح	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۸؍جولائی ۲۰۰۸ء	//
۲۱۲	عظمت رمضان اور روزوں کی برکات	مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ	//
۲۱۳	دوسرے کنارے (امریکہ کی سیر)	مکرم منور احمد صاحب خالد جرمنی	//
۲۱۴	صوبہ بہار کے اخبارات میں خلافت جوبلی تقاریب کی کوریج	ادارہ	//
۲۱۵	صداقت مسیح: سلسلہ کا روز بروز بڑھنا (صفحہ اوّل)	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات	۴۰
۲۱۶	جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۸ء کے کامیاب انعقاد کا ایمان افروز بیان	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ یکم اگست ۲۰۰۸ء	//
۲۱۷	رپورٹ دورہ حضور انور شمالی امریکہ	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۲۱۸	جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر مختلف معززین کے خطابات	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۲۱۹	خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کی پہلی عید الفطر کے خطبہ کا خلاصہ	ادارہ	۴۱
۲۲۰	بھوک اور خوف کا لباس (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۲۱	خدا تعالیٰ کی صفت مہیمن کے حوالہ سے قرآن کریم کی حفاظت کا تذکرہ	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۸؍اگست ۲۰۰۸ء	//
۲۲۲	حیدرآباد کے اردو اخبارات کے نام کھلا خط	مکرم عظمت اللہ قریشی صاحب بنگلور	//
۲۲۳	دورہ حضرت امیر المومنین شمالی امریکہ	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۲۲۴	فرانس کی مسجد مبارک کے افتتاح کے موقعہ پر خطبہ جمعہ کا خلاصہ	ادارہ	۴۲
۲۲۵	آئے دن ہونے والے یہ بم دھماکے (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۲۶	تعمیر مساجد کے اغراض ومقاصد	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۵؍اگست ۲۰۰۸ء	//
۲۲۷	پیارے ابا جان (چوہدری حکیم بدر الدین صاحب درویش قادیان) کا ذکر خیر	مکرمہ طاہرہ جاوید صاحبہ امریکہ	//
۲۲۸	سنگاپور (شیروں کا مسکن)	روزنامہ الفضل سے ماخوذ	//
۲۲۹	رپورٹ دورہ حضور انور شمالی امریکہ	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۲۳۰	آپ کے پاس خلافت ہے اور ہم اس سے محروم	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۲۳۱	نافرمانی سے بھرے ہوئے فتوے (اداریہ)	منیر احمد خادم	۴۳
۲۳۲	جرمنی کے جلسہ سالانہ کے افتتاح کی مناسبت سے عبادت اور اصلاح نفس کی تاکید	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۲۲؍اگست ۲۰۰۸ء جرمنی	//
۲۳۳	جماعت احمدیہ کے متعلق عدالتوں کے فیصلے	مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ	//
۲۳۴	سگریٹ نوشی اور دور حاضر	مکرم عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ	//
۲۳۵	رپورٹ دورہ حضرت امیر المومنین شمالی امریکہ	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۲۳۶	نافرمانی سے بھرے ہوئے فتوے-۲ (اداریہ)	منیر احمد خادم	۴۴
۲۳۷	جلسہ سالانہ جرمنی کے حالات کا ایمان افروز تذکرہ	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۲۹؍اگست ۲۰۰۸ء	//
۲۳۸	دورِ اوّل کے خلفائے راشدین کے حالات	مکرم دوست محمد شاہد صاحب ربوہ مؤرخ احمدیت	//
۲۳۹	رپورٹ دورہ حضور انور شمالی امریکہ (کینیڈا)	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//

۲۴۰	خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین (صفت رزاق کے حوالے سے اقتصادی بحران کا تذکرہ)	ادارہ	۴۵
۲۴۱	نافرمانی سے بھرے ہوئے فتوے-۳ آخری (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۴۲	رمضان کے حوالہ سے احباب جماعت کو دعاؤں کی خصوصی تلقین	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۵رستمبر ۲۰۰۸ء	//
۲۴۳	خلافت احمدیہ کے زیر سایہ جامعہ احمدیہ کی خدمات	مکرم محمد حمید کوثر صاحب قادیان	//
۲۴۴	مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع پر حضور انور کا پیغام		//
۲۴۵	رپورٹ دورہ حضور انور شمالی امریکہ (کینیڈا)	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۲۴۶	تحریک جدید کے ۷۵ ویں سال کا اعلان (خلاصہ خطبہ جمعہ)	ادارہ	۴۶
۲۴۷	تحریک جدید خلافت کی صداقت کی عظیم الشان دلیل (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۴۸	خدا تعالیٰ کی راہ میں شہادت کی عظمت کا تذکرہ	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۲۲رستمبر ۲۰۰۸ء	//
۲۴۹	سوویئنر تحریک جدید ربوہ کے نام حضرت امیر المومنین کا پیغام	ادارہ	//
۲۵۰	تحریک جدید کے مطالبات ایک نظر میں	ادارہ	//
۲۵۱	رپورٹ دورہ حضور انور شمالی امریکہ (کینیڈا)	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۲۵۲	رمضان المبارک کے آخری دن عالمی درس القرآن اور عالمی دُعا	ادارہ	//
۲۵۳	جلسہ سالانہ میں شمولیت کی اغراض ومقاصد وبرکات	اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۴۷
۲۵۴	چندریان-۱ کا خلائی سفر اور بھارت کی بڑی کامیابی (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۵۵	ماہ صیام کے فضائل وبرکات کا تذکرہ	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۹رستمبر ۲۰۰۸ء	//
۲۵۶	خوش آمدید جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء	مکرم مولانا محمد عمر صاحب قادیان	//
۲۵۷	رپورٹ دورہ حضور انور شمالی امریکہ (کینیڈا)	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۲۵۸	دعا کی اہمیت وضرورت (صفحہ اوّل)	ادارہ	۴۸
۲۵۹	حضرت امیر المومنین کی بھارت میں آمد-مبارک صد مبارک (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۶۰	جمعۃ الوداع کے حوالہ سے نماز جمعہ کی فرضیت وبرکات کا تذکرہ	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۲۶رستمبر ۲۰۰۸ء	//
۲۶۱	رسمِ قربانی کی مقدس یاد-مسائل اور فضائل	مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ	//
۲۶۲	کیا قرآن مجید انجیل کا سرقہ ہے؟	مکرم نصیر احمد صاحب انجم-امریکہ	//
۲۶۳	رپورٹ دورہ حضور انور شمالی امریکہ (کینیڈا)	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۲۶۴	دورہ ہندوستان میں روانگی سے قبل خطبہ جمعہ کا خلاصہ	ادارہ	//
۲۶۵	کیرلہ ہندوستان میں حضور انور کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ	ادارہ	۴۹
۲۶۶	حضرت امیر المومنین کی مبارک آمد اور ہماری ذمہ داریاں (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۶۷	خدا تعالیٰ کی صفت مہیمن کا تذکرہ	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۳را کتوبر ۲۰۰۸ء	//
۲۶۸	حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور استحکام خلافت	مکرم مبشر احمد خادم صاحب قادیان	//
۲۶۹	شاملین جلسہ سالانہ کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی نصائح	مکرم سید فہیم احمد صاحب مبلغ سلسلہ	//
۲۷۰	رپورٹ دورہ حضور انور شمالی امریکہ (کینیڈا)	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۲۷۱	تحریک جدید کے سال نو کا آغاز اور جماعت احمدیہ بھارت کی ذمہ داریاں	مکرم وکیل المال تحریک جدید قادیان	//
۲۷۲	پاکستان میں قیام خلافت کے لئے بریلوی صحافت کی چیخ وپکار	مکرم دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ	//
۲۷۳	اطاعت امیر کی اہمیت وبرکات (صفحہ اوّل)	ادارہ	۵۰
۲۷۴	دہلی ہندوستان میں حضور انور کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ	ادارہ	//
۲۷۵	فرانس کی مسجد مبارک کے افتتاح کے حوالہ سے بصیرت افروز بیان	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۰را کتوبر ۲۰۰۸ء	//
۲۷۶	خلاصہ خطبہ عید الاضحیہ (حضرت امیر المومنین بمقام لندن)	ادارہ	//
۲۷۷	رپورٹ دورہ حضرت امیر المومنین جرمنی	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//

منقولات............

ممبئی میں دہشت گردانہ حملے کا اثر جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر

تجارت کو کروڑوں کا نقصان

ہر سال ماہ دسمبر میں منعقد ہونے والا جلسہ سالانہ امسال نہیں ہوسکا۔ ممبئی پر ہوئے دہشت گردانہ حملے کی وجہ سے اس بار فی الحال جماعت نے جلسہ سالانہ کو ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس کے پس پشت دو عوامل کارفرماں ہیں پہلا حملے میں مارے گئے افراد کے لئے اظہار ہمدردی۔ دوسرا جماعت مخالف انتہاپسندوں کی طرف سے ریشہ دوانیوں کا اندیشہ۔ وجہ جو بھی ہو اب جماعت احمدیہ کے افراد اگلی تاریخ کا انتظار کر رہے ہیں لیکن اس کا دوسرا پہلو بھی ہے۔ جلسہ ملتوی ہونے کی وجہ سے ملک کی تجارت کو کروڑوں کا نقصان ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے تاجر پیشہ لوگوں میں کافی مایوسی ہے۔

قادیان، جماعت احمدیہ کا عالمگیر مرکز ہے یہاں ہر سال ماہ دسمبر میں جلسہ سالانہ منعقد کیا جاتا ہے جو کئی دنوں تک چلتا ہے۔ اس میں پاکستان سمیت ملکی اور غیر ملکی ہزاروں افراد شامل ہوتے ہیں۔ اس کی تیاریاں مہینے بھر پہلے سے ہی شروع ہو جاتی ہیں۔ مہمانوں کے استقبال، ضیافت اور انعقاد کے تمام انتظامات میں مرکز احمدیت تقریباً سوا کروڑ روپئے خرچ کرتا ہے۔ موقعہ سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کے لئے تاجر پیشہ احباب ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ قصبے کا ہر چھوٹا بڑا تاجر لاکھوں روپئے قرض لیکر اپنی دکانوں میں بڑی مقدار میں سامان بھرتے ہیں۔ وجہ اس کی یہی ہے کہ زائرین یہاں سے جاتے وقت لمبی چوڑی خریداری کرتے ہیں۔ تاجر بھی ۱۰۰ کی چیز ۳۰۰ میں بیچ کر بڑا منافع کماتے ہیں۔ جلسہ ملتوی ہونے سے ان کی امیدوں پر پانی پھر گیا ہے۔ صرف چند دنوں کی محنت سے سال بھر کی کمائی کرنے والے تو مایوس ہیں ہی، مہمانوں اور دکان داروں کو گھر اور دوکان مہیا کرا کے پیسہ بٹورنے والوں میں بھی خاصی ناامیدی دکھائی دے رہی ہے۔ مصیبت ان دوکانداروں کو زیادہ ہے جو اچھی خاصی رقم خرچ کر کے دوکانوں میں سامان بھر چکے تھے۔ سبھی لوگ دہشت گردوں کو کوس رہے ہیں کیونکہ زائرین سے بھرے رہنے والے بازاروں میں اب سناٹا ہے۔

جلسہ سالانہ کا سب سے زیادہ فائدہ ساکنین قادیان کو بھی ملتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس میں شرکت کرنے کے لئے غیر ملکوں سے عام طور پر تقریباً ۲۰ ہزار لوگ آتے ہیں۔ اس بار ان کے نہ آنے سے ایئر لائنز کو کروڑوں روپئے کا نقصان اُٹھانا پڑا۔ آنے والے مہمانوں کے لئے صوبہ پنجاب سمیت ملک بھر کے بڑے بڑے ہوٹلوں میں پہلے سے ہی کمرے بُک کروائے گئے تھے جنہیں اب کینسل کروا دیا گیا ہے۔ بٹالہ، امرتسر، جالندھر تک ہزاروں ٹیکسیوں کی بکنگ کینسل کروائی گئی ہے۔ جو پورے مہینے مہمانوں کے ساتھ رہنے والی تھیں۔ مہمانوں کی آسائش کے لئے شعبہ ٹرانسپورٹ سینکڑوں اسپیشل بسیں چلاتا تھا جبکہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ حیدرآباد، کلکتہ اور امرتسر اسٹیشنوں وغیرہ سے درجنوں ریل گاڑیوں کو جاری کرتا تھا۔ جلسہ ملتوی ہونے سے اب یہ بسیں اور ٹرینیں نہیں چلیں گے۔ جس کی وجہ سے حکومت کو لاکھوں روپئے کے انکم ٹیکس کا نقصان ہوگا۔ بجلی بورڈ کا بھی نقصان ہونا یقینی ہے۔ لوگوں کو نوکری دیکر پیسہ کمانے والے ٹینٹ ہاؤس مالکان، دودھ کا کاروبار کرنے والے، پینٹرز، بینرز و ہورڈنگ میکرز، لیبرز، کریانہ اسٹور اور الیکٹرک کا کام کرنے والوں کو بھی اس کی وجہ سے کافی نقصان اُٹھانا پڑ رہا ہے۔ (بحوالہ دینک بھاسکر (ہندی) ۲۸ردسمبر ۲۰۰۸ء)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

تربیتی اجلاسات

سونگھڑہ: ۲؍نومبر ۲۰۰۸ء کومجلس انصاراللہ سونگھڑہ کے تحت زیر صدارت مکرم میر عبدالرحیم صاحب زعیم مجلس جلسہ ہوا۔جس میں تلاوت قرآن مجید عہد اور نظم کے بعد مکرم میر کمال الدین صاحب منتظم تبلیغ، مکرم سید صفی البادی صاحب، مکرم سید انصاراللہ صاحب مسلم اور خاکسار نے تقریر کی۔صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(سید انوارالدین احمد نائب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ)

ریونکی: سنٹر ریونکی سرکل دیودرگ کرناٹک میں ۱۵؍مئی ۲۰۰۸ء کو صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔جس میں تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد مکرم اقبال احمد صاحب، مکرم معین الدین صاحب، مکرم رحیم صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔(محمد ہلال خان معلم سلسلہ)

هرے میاگیری: ہرمیاگیری سرکل دردرگ کرناٹک میں ۲۶؍جون ۲۰۰۸ء کو زیر صدارت مکرم منور صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد مکرم معین الدین صاحب، مکرم لقمان احمد صاحب، مکرم شیخ سعد علی صاحب، مکرم محمد ہلال خان معلمین سلسلہ، مکرم اللہ بخش صاحب قائد مجلس نے تقریر کی۔

ماچنور: ماچنور سرکل دیودرگ کرناٹک میں ۲۲؍جون ۲۰۰۸ء کو زیر صدارت مکرم فقیر صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔جس میں تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد مکرم محی الدین صاحب، حسین پاشا صاحب، محمد مالک شیخ صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔بعدہٗ تعلیمی کلاس میں حصہ لینے والے طلباء کو انعام دیئے گئے۔

کیٹر دور: جماعت احمدیہ کیٹر دور نے زیر صدارت مکرم مرتضیٰ صاحب قائمقام صدر جماعت ۲۵؍جون ۲۰۰۸ء کو جلسہ منعقد کیا۔جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم ٹی ارشاد احمد صاحب، مکرم محمد ہلال خان صاحب اور خاکسار نے تقریر کی بعدہٗ تعلیمی کلاس میں حصہ لینے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔

ہولل: جماعت احمدیہ ہولل سرکل دیودرگ نے ۲۵؍جون کو زیر صدارت مکرم قاضی عثمان میاں صاحب صدر جماعت جلسہ منعقد کیا۔جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم شریف احمد صاحب، مکرم محمد احمد صاحب صدر جماعت، مکرم اللہ بخش صاحب اور مکرم زین العابدین صاحب نے تقریر کی۔

کاکل دوڑی: جماعت احمدیہ کاکل دوڑی سرکل دیودرگ نے ۱۳؍جولائی کو زیر صدارت مکرم فہیم احمد صاحب نور صدر جماعت احمدیہ دیودرگ جلسہ کیا۔جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم ہلال خان صاحب، مکرم حسین پاشا صاحب، مکرم محمد مالک شیخ صاحب، مکرم صدام حسین صاحب صدر جماعت دیوتکل، مکرم ڈاکٹر چن بسنہ صاحب اور خاکسار نے تقریر کی آخر میں تعلیمی کلاس کے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔

چیک میا گیری: جماعت احمدیہ چیک ماگیرے سرکل دیودرگ نے ۳۰؍جولائی ۲۰۰۸ء کو زیر صدارت مکرم اسماعیل صاحب صدر جماعت جلسہ منعقد کیا۔جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم معین الدین صاحب، مکرم لقمان احمد صاحب، مکرم عبدالرحیم صاحب، مکرم اقبال احمد صاحب، مکرم اللہ بخش صاحب، مکرم عبدالرزاق صاحب نے تقریر کی۔

ہوسور: جماعت احمدیہ ہوسور سرکل دیودرگ نے ۲۳؍نومبر ۲۰۰۸ء کو مکرم حسین صاحب ہیرے غنی صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا۔جس میں تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد مکرم معین الدین صاحب، لقمان احمد صاحب، اقبال احمد صاحب، افتخار احمد صاحب، محمد بلال خان صاحب، مکرم انور صاحب نے تقریر کی اور قرآن مجید مکمل کرنے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔

مکربّی: جماعت احمدیہ مکربّی سرکل دیودرگ نے ۲۷؍اگست کو مکرم ترک صاحب قائمقام صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا۔جس میں مکرم محمد شریف صاحب، مکرم محمد عمر صاحب، مکرم لقمان احمد صاحب، مکرم زین العابدین صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔

بلوٹگی: جماعت احمدیہ بلوٹگی سرکل دیودرگ نے مکرم علیم صاحب والے کر صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا۔جس میں تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد مکرم لقمان احمد صاحب، مکرم ابوبکر صدیق صاحب، مکرم محمد شیخ سعد علی صاحب، مکرم شیخ اسحاق علی صاحب، مکرم اقبال احمد صاحب، عزیز محبوب و انور، مکرم منور صاحب، مکرم حسین صاحب، مکرم عبدالرزاق صاحب نے تقریر کی۔جلسہ کے آخر میں تقریب آمین رکھی گئی۔

نوٹ: تمام جلسوں میں دوسری مختلف جماعتوں سے بھی احباب جماعت نے شرکت کی اور سب کے کھانے کا بھی جماعت کی طرف سے انتظامات تھا۔جلسے اللہ کے فضل سے بہت کامیاب رہے۔

(فضل حق خان سرکل انچارج دیودرگ کرناٹک)

جلسہ فضائل قرآن مجید

محترم صوبائی امیر صاحب کرناٹک کی ہدایت پر سرکل دیودرگ کی ۱۸ دیہاتی جماعتوں میں ''جلسہ فضائل قرآن مجید'' منعقد کئے گئے۔جلسے نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئے۔اطفال و ناصرات نے نہایت ہی خوش الحانی سے فضائل قرآن مجید کے بارے نظمیں پیش کیں اور مختصراً تقاریر کیں۔علاوہ ازیں متعین معلمین کرام اور بزرگ انصار و خدام بھائیوں نے بھی قرآن مجید کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ان جلسوں میں کل حاضری ۶۷۴ رہی۔جماعتوں کے نام درج ذیل ہیں:

جماعت احمدیہ بلوٹگی، ماچنور، گاندال، کاکل دوڑی، مکربّی، ہوسور، کتے پنور، میلار، ہولل، گدگیری، ریونکی، ہرے میاگری، کیٹر دور، بیور، بنی مٹی، گوڑی ہال، چیکمیاگری، دیوتکل۔بعد جلسہ حاضرین جلسہ میں شیرینی تقسیم کی گئی۔(فضل حق خان سرکل انچارج دیودرگ)

تقریب آمین

مورخہ ۹؍نومبر ۲۰۰۸ء کو دارالتبلیغ برہم پور سرکل مرشدآباد بنگال میں دوسری مرتبہ تقریب آمین منعقد کرنے کی توفیق ملی۔تقریب زیر صدارت مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال وآسام منعقد ہوئی۔مکرم حافظ غلام رسول صاحب کی تلاوت اور مکرم عبدالمنان صاحب آف کبیرہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسار اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔اجلاس سے پہلے تقریب میں حاضر خدام، اطفال، ناصرات سے قرآن کریم سنا گیا اور ٹیسٹ لیا گیا۔کل ۱۰۱ خدام، اطفال و ناصرات حاضر ہوئے۔آخر میں صدر اجلاس نے آمین میں شامل ہونے والے سب بچوں کو انعامات دیئے۔اجتماعی دُعا کے ساتھ تقریب اختتام کو پہنچی۔(شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ مرشدآباد)

مقابلہ مقالہ نویسی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

برائے سال ۰۹-۲۰۰۸ء

خدام میں مضمون نویسی کا ملکہ اور تحقیق کی روح پیدا کرنے کے لئے شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے ہر سال ایک انعامی مقالہ لکھایا جاتا ہے۔سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ''سلطان القلم'' کے عظیم لقب سے سرفراز کیا ہے۔آپؑ کے حقیقی تابعین و پیروکاروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس لقب عظیم سے اپنے ظرف کے مطابق حصہ لیں۔لہٰذا جملہ قائدین سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ خدام کو اس مقابلہ میں حصہ لینے کی تحریک کریں۔ناظم صاحب تعلیم کو چاہئے کہ علمی قابلیت رکھنے والے خدام کو منتخب کر کے ان کو مقالہ لکھنے پر پابند کریں۔امید ہے کہ قائدین اپنی ذمہ داری کو نبھاتے ہوئے اس بارے میں کاروائی کریں گے۔

عنوان مقالہ : **شہد کی مکھی، اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم تخلیق**

شرائط مقالہ: ☆-مقالہ کم از کم ۸۰۰۰ الفاظ پر مشتمل ہو۔☆ مقالہ دفتر میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱؍اگست ۲۰۰۹ء مقرر کی جاتی ہے۔☆ کاغذ کے دونوں اطراف پر حاشیہ چھوڑ کر لکھیں اور کاغذ کی پشت پر نہ لکھیں۔☆ مقالہ ٹھوس دلائل اور مکمل حوالہ جات پر مشتمل ہو اور لکھائی صاف اور خوش خط ہونی چاہئے۔☆ مقالہ درج ذیل زبانوں میں لکھا جاسکتا ہے: اردو، ہندی، انگریزی، ملیالم، بنگلہ، اڑیہ، تیلگو، کنڑ۔☆ مقالہ میں اوّل دوم سوم آنے والے خدام کو سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر نقدی انعامات دیئے جائیں گے۔☆ مقالہ کی اشاعت کے جملہ حقوق دفتر خدام الاحمدیہ بھارت کے پاس محفوظ ہوں گے۔مقالہ واپس نہ ہوگا۔

مطالعہ کتب برائے خدام الاحمدیہ بھارت

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے نئے سال ۰۸-۲۰۰۹ء کے لئے درج ذیل کتب بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کے مطابق جملہ خدام زیادہ سے زیادہ دینی علوم سے روشناس ہوں۔مقامی علاقائی و صوبائی قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس کے جملہ خدام کی ابھی سے تیاری کروائیں اور ہر ایک خادم سے ان کتب کا مطالعہ کروائیں اور مرتب شدہ تاریخوں میں ہر ایک خادم کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

نام کتاب	تاریخ امتحان
معلومات بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی	یکم مارچ ۲۰۰۹ء بروز اتوار
''پیغام صلح'' تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۱۵؍اپریل ۲۰۰۹ء بروز اتوار
''نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر'' تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ	۳۱؍مئی ۲۰۰۹ء بروز اتوار
''منہاج الطالبین'' (تقاریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)	۲۲؍اگست ۲۰۰۹ء بروز اتوار

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے سوالیہ پرچہ جات ارسال کر دیئے جائیں گے۔اگر کسی وجہ سے پرچہ ملنے میں تاخیر ہو جائے تب بھی پرچہ ملنے پر ضرور امتحان لیں۔اگر کوئی خادم اردو نہیں جانتا ہے تو امتحان سے قبل ترجمہ کر کے پرچہ دیا جائے۔اور جوابی پرچہ جات صوبائی؍علاقائی قائدین کو بھجوائیں۔

تمام علاقائی؍صوبائی قائدین سے درخواست ہے کہ کسی مبلغ یا معلم سے پرچہ جات چیک کروا کر ہر امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے دس خدام کے پرچہ جات دفتر ہٰذا میں ارسال کریں۔تاکہ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو خصوصی انعامات سے نوازا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توقعات کے مطابق اپنی زندگیاں گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲۵ ؍ستمبر ۲۰۰۸ء قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: مکرمہ نگینہ پاشا صاحبہ (بنت مکرم سید ندیم احمد پاشا صاحب۔ہنسلو) آپ اپنے میاں مکرم نسیم احمد خان صاحب کے ساتھ چند روز کے لئے دوبئی گئی تھیں کہ اچانک وہاں ۲۱ ؍ستمبر کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر ۳۰ سال تھی۔ آپ مکرم سید عبد اللہ شاہ صاحب کی پوتی تھیں۔ مرحومہ ایک بہت ہی نیک اور مخلص خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک ۳ سال کی بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

نماز جنازہ غائب: (۱) مکرم نصیر احمد صاحب شاد (مربی سلسلہ فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ) ۱۳ ؍دسمبر ۲۰۰۷ء کو ۷۳ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پاکستان کی مختلف جماعتوں اور ادارہ جات میں ۱۹۶۸ء سے ۱۹۹۹ء تک بطور مربی سلسلہ خدمات بجالاتے رہے اور نہایت اخلاص کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ سعد اللہ پور ضلع گجرات میں اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔

(۲) مکرمہ خدیجہ خطاب صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر عبد القادر عودہ صاحب مرحوم آف سیریا ۲۰ ؍ستمبر کو ۶۷ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت مخلص خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنی شادی کے بعد اپنے خاوند سے متاثر ہو کر ایک خواب کی بناء پر بیعت کی تھی۔ انہوں نے اپنے خاوند کی وطن کے لئے لمبی خدمات کے دوران ان کی گھر سے مسلسل غیر حاضری اور پھر ان کی وفات کے بعد اپنے چھ بچوں کی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی اور ان کے دلوں میں خلافت کی محبت راسخ کی۔ مرحومہ بہت مہمان نواز خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ محبت کی وجہ سے تمام احمدیوں اور خاص طور پر مرکزی مہمانوں اور مربیان کے ساتھ بہت احترام اور محبت سے پیش آتی تھیں۔ مکرمہ خلود عودہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سیریا کی والدہ تھیں۔

(۳) مکرم بابا عبد الرحمان صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب سابق کارکن نظارت بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱۹ ؍ستمبر کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ان کو اپنے ساتھ قادیان سے پاکستان لے آئے تھے اور خود ہی آپ نے ان کی پرورش فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ان کی شادی کروائی۔ آپ ایک نیک اور مخلص باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چھ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(۴) مکرم محمد اجمل ساہی صاحب ابن مکرم چوہدری محمد افضل صاحب سابق کارکن تحریک جدید ربوہ ۲۴ ؍جون کو ۲۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ملنسار، سلسلہ کے فدائی اور خلافت سے بے حد محبت رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ اپنے محلّہ میں بطور زعیم خدام الاحمدیہ بھی خدمت کی توفیق پائی۔

(۵) عزیزم ظہیر الدین بابر صاحب ابن مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب کارکن دار الضیافت ربوہ ۱۸ ؍ستمبر کو نامعلوم افراد کی فائرنگ سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۱۹ سال تھی۔ سول انجینئرنگ کے دوسرے سال کے طالب علم تھے اور تحریک وقف نو کے مجاہد تھے۔ انتہائی دھیمی طبیعت کے مالک، پر جوش داعی الی اللہ اور جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔

(۶) مکرم مرزا لئیق احمد صاحب ۱۳ ؍ستمبر کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم عنایت بی بی صاحبہ آف قادیان کے پوتے تھے۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

(۷) مکرم شیخ ظہور الدین اقبال صاحب آف ٹورانٹو ایسٹ کینیڈا ۲۵ ؍جولائی کو ۴۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت ڈاکٹر محمد شفیع صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (صدر جماعت پنڈی بھٹیاں) کے بیٹے تھے۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی نظام کی پوری اطاعت کرنے والے انتہائی نیک انسان تھے۔

(۸) مکرمہ سیدہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ مکرم سید میر حیدر علی صاحب آف کینیڈا، ۲۷ ؍جولائی کو ۶۱ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نہایت ملنسار اور احمدیت سے بے حد پیار کرنے والی نیک خاتون تھیں۔

(۹) مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب کلو سابق کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ ۲۰ ؍ستمبر کو جناح ہسپتال لاہور میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت خدمت گزار۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور عزیز و اقارب کے ہمہ وقت کام آنے کے لئے مستعد رہتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل دے اور خود اُن کا نگہبان ہو۔ آمین

دُعائے مغفرت

مکرم مبارک احمد صاحب بٹ کارکن دفتر کی والدہ محترم ساجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ولی محمد صاحب بٹ مرحوم رشی نگر کشمیر کی ۲۷ ؍جون ۲۰۰۷ء کو بعمر ۸۰ سال وفات ہوگئی ہے۔ محترمہ نیک صالحہ صوم وصلوٰۃ کی پابند خاتون تھیں۔ مرحومہ کے بیٹے مکرم مبارک احمد صاحب بٹ نے مرحومہ کی مغفرت کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کی ہے۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم مبارک صاحب بٹ قادیان میں مقیم ہیں اور دفتر بدر میں خدمت بجا لا رہے ہیں جبکہ ایک بیٹی شاہدہ بیگم صاحبہ مکرم انعام الحق صاحب کارکن نظارت علیا کی اہلیہ ہیں۔ (مینیجر بدر)

ولادت

۱- خاکسار کے بیٹے مکرم تسنیم احمد صاحب بٹ مدرس تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے ہاں مورخہ ۱۱ ؍نومبر ۲۰۰۸ء کو بچی پیدا ہوئی ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام ہمنا تسنیم تجویز فرمایا ہے۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپئے) (مبارک احمد بٹ قادیان)

۲- خاکسارہ کے بیٹے عزیزم مشتاق احمد خان استاذ جامعہ احمدیہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۴ ؍اگست ۲۰۰۸ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی بفضلہٖ تعالیٰ تحریک وقف نَو میں شامل ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام ''امۃ الوکیل'' تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ابراہیم خان صاحب مرحوم آف سوروا ڑیسہ کی پوتی اور مکرم محمد عادل صاحب ساکن ننگل باغبانہ کی نواسی ہے۔ (عاصمہ بیگم ساکن قادیان)

ہر دو بچیوں کی صحت وتندرسی اور درازئ عمر اور نیک خادمۂ دین بننے کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔

INTERNATIONAL YEAR OF ASTRONOMY

۱۶۰۶ء میں Galileo نے دوربین ایجاد کی تھی جو دنیا میں زبردست علمی انقلاب پیدا کرنے کی موجب بنی۔ امسال ۲۰۰۹ء میں اس عظیم الشان حصولیابی پر ۴۰۰ سال پورے ہو رہے ہیں اور United Nations نے ۲۰۰۹ء کو **International Year of Astronomy** قرار دیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ کائناتِ عالم کے رازوں کو معلوم کرنے میں دلچسپی کا موجب ہو۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔

(صالح محمد الہٰ دین صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان)
ریٹائرڈ پروفیسر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی

ضرورت ہے؟

جیسا کہ احباب جماعت کو بخوبی علم ہے کہ حضور انور کی منظوری سے قادیان دار الامان میں ۲۰۰۱ء سے خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر نگرانی خدمت انسانیت کی غرض سے ایک computer Institute چلایا جارہا ہے۔ جس میں احمدی طلباء کے ساتھ ساتھ غیر مسلم طلباء کو کمپیوٹر کی بنیادی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ یہ انسٹی ٹیوٹ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیحد کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ الحمد للہ

اس انسٹی ٹیوٹ میں اس وقت ایک Instructor خدمت کی سعادت پا رہے ہیں۔ لیکن مزید Instructors کی اشد ضرورت ہے جو کم از کم کمپیوٹر سائنس میں Post Graduate ہوں۔ خواہشمند احباب جو دین کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواست مع کوائف وسندات کی مصدّقہ نقول معرفت صدر جماعت ؍قائد مجلس مورخہ 15 ؍جنوری 2009ء تک دفتر خدام الاحمدیہ بھارت کو ارسال کردیں یا پھر درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

Sadr Majlis Khuddamul Ahmadiyya, Bharat
Aiwan-e- Khidmat, Qadian-143516 Distt. Gurdaspur, Punjab
Ph:01872-222900,220139 Mob: 09878047444, 09463226023

نوٹ : قائدین مجالس، مبلغین ومعلمین کرام سے اس تعلق میں خصوصی تعاون کی درخواست ہے کہ وہ ایسے نوجوانوں کو جو مندرجہ بالا شرائط کو پورا کرتے ہوں خدمت کی تحریک کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

بقیہ رپورٹ حضرت امیر المومنین کا دورہ ہندوستان از صفحہ اوّل

Calicut نے اپنی 26 نومبر 2008ء کی اشاعت میں لکھا:

"احمدیہ خلیفہ کو شاندار خوش آمدید"۔

جماعت احمدیہ کے روحانی رہنما اور خلیفہ مرزا مسرور احمد کا شہر میں شاندار استقبال کیا گیا۔ احمدیہ مسجد کے صحن میں بچوں نے نظمیں پڑھ کر رنگ برنگی جھنڈیاں ہلا ہلا کر ان کا پُرخلوص استقبال کیا۔ خلیفہ کو خوش آمدید کہنے کے لئے بشمول عورتیں اور بچوں سمیت بہت سارے لوگ پہنچ گئے تھے۔ استقبالیہ تقریب میں مختلف احمدی سرکردہ احباب بھی شامل ہوئے۔

✿...... ہندوستان کے انگریزی زبان کے نیشنل اخبار "The Hindu" نے اپنی 26 نومبر 2008ء کی اشاعت میں حضور انور کی تصویر شائع کرتے ہوئے لکھا:

"احمدیہ لیڈر کا بھرپور، شاندار، پُرجوش استقبال"۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب اپنے کیرالہ کے پہلے وزٹ پر۔

احمدیہ مسلم کمیونٹی نے بہت بڑی تعداد میں اپنے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو اپنی احمدیہ مسجد آنے پر بڑے بھرپور انداز میں خوش آمدید کہا۔

احمدیہ روحانی لیڈر جو کیرالہ سٹیٹ کے وزٹ پر ہیں ان کے عقیدتمندوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اور ملیالم زبان میں استقبالیہ گیتوں کے ساتھ اپنے رہنما کو خوش آمدید کہا۔ کیرالہ کے تمام حصوں سے احمدیہ کمیونٹی کے ممبران اپنے روحانی لیڈر کے استقبال کے لئے پہنچے تھے جو کیرالہ سٹیٹ کا پہلا وزٹ کر رہے تھے۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے اپنے ایڈریس میں اس بات پر زور دیا کہ معاشرہ اور سوسائٹی میں امن کا قیام کیا جائے اور ان اعلیٰ اخلاق اور اصولوں کو اپنایا جائے جو امن وسلامتی کے قیام کا موجب بنتے ہیں۔ آپ نے اپنے ماننے والوں کو کہا کہ پاکیزہ زندگی کو اپنائیں۔ اور معاشرہ میں سب کے ساتھ پیار و محبت سے رہیں۔

✿...... ہندوستان کے انگریزی زبان کے ایک دوسرے نیشنل اخبار "Indian Express" نے اپنی 26 نومبر 2008ء کی اشاعت میں حضور انور کی مسجد بیت القدوس میں آمد کی تصویر شائع کرتے ہوئے لکھا:

"ہر قیمت پر امن۔ جماعت احمدیہ کے روحانی لیڈر نے کہا"۔

Kasargod، Kannur، Kozhikode، Wayanad اور Malappuram کے اضلاع سے آنے والے چھ ہزار کے لگ بھگ احمدی احباب نے اپنے خلیفہ کا استقبال کیا۔

جماعت احمدیہ کے روحانی لیڈ حضرت مرزا مسرور احمد نے خطاب کرتے ہوئے اپنے ماننے والوں کو کہا کہ وہ اپنی زندگیوں میں امن، صلح اور آشتی کو اپنائیں۔

حضرت مرزا مسرور احمد، حضرت مرزا غلام احمدؑ جنہوں نے قادیان میں 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی کے پوتے ہیں اور آپ 19 اپریل 2003ء میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کی وفات پر جماعت کے پانچویں خلیفہ منتخب ہوئے۔

حضرت مرزا مسرور احمد یہاں کیرالہ میں اپنی کمیونٹی کو پنجاب (قادیان) جانے سے پہلے وزٹ کر رہے ہیں۔ قادیان میں جماعت احمدیہ کا آغاز ہوا تھا۔ صد سالہ خلافت جوبلی کے پروگرام کے تحت قادیان میں تقریبات ہیں۔ ان تقریبات کا آغاز لندن میں 27 مئی 2008ء کو ہوا تھا۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا قادیان کا پہلا وزٹ دسمبر 2005ء میں ہوا تھا۔ امسال یہاں آنے سے قبل آپ نے خلافت جوبلی کے پروگراموں کے تحت بعض افریقن اور یورپین ممالک کے دورہ جات فرمائے۔

حضرت مرزا مسرور احمد چنائی کے وزٹ کے بعد Kozhikode (کالیکٹ) پہنچے اور پھر آپ یہاں سے Kochin جائیں گے۔ کالیکٹ آنے پر احمدیہ مسجد Muthalakkolam میں چھ ہزار احمدی احباب نے آپ کا بڑا پُرجوش استقبال کیا۔

27 نومبر 2008ء بروز جمعرات:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائشگاہ کے بیرونی لان میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج ظہر وعصر کی نمازوں کی ادائیگی کا انتظام بھی رہائشگاہ کے بیرونی لان میں کیا گیا تھا جہاں ڈیڑھ بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے احمدیہ مسجد کالیکٹ بیت القدوس کے لئے روانہ ہوئے جہاں سات بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد کچھ دیر کے لئے حضور انور اپنے دفتر تشریف لے گئے۔ اس دوران حضور انور نے مسجد کی بالائی منزل کا بھی معائنہ فرمایا۔

استقبالیہ تقریب میں شرکت

پروگرام کے مطابق یہاں سے سوا سات بجے ہوٹل Gateway روانگی ہوئی جہاں جماعت احمدیہ کالیکٹ (کیرالہ) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک استقبالیہ (Reception) کا اہتمام کیا تھا۔

اس استقبالیہ تقریب میں اڑھائی صد کے قریب مہمان شامل ہوئے جن میں کالیکٹ کے میئر، BJP کے لیڈر (سابق مرکزی وزیر)، سری گوپال کرشن چیف ایڈیٹر اخبار Mathrubhuni، ادیب حضرات، پروفیسرز، ڈاکٹرز، مختلف اخبارات کے ایڈیٹرز، جرنلسٹس، سیاسی و سماجی لیڈرز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان حضرات شامل تھے۔

آٹھ بجے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں عبدالرحمٰن کویا صاحب امیر جماعت کالیکٹ نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور مہمانوں کا تعارف کروایا۔

بعد ازاں کالیکٹ کے میئر نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح باوجود پاکستانی ہونے کے 193 ممالک میں پھیلی ہوئی جماعت کے روحانی سربراہ ہیں۔ ہندوستان کو اور خاص کر کالیکٹ کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہاں اتنی عظیم اور اہم شخصیت کا استقبال کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان مختلف مذاہب کی آماجگاہ ہے جہاں پیار و محبت، رواداری کا پیغام ہر طرف نظر آتا ہے۔ ایک دفعہ پھر میں خلوص دل کے ساتھ آپ کی خدمت میں خوش آمدید کہنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور نے تشہد وتعوذ کے بعد فرمایا کہ آج اس پروگرام میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ سب کا یہاں آنا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ آپ کو دوسروں کا احترام ہے۔ اور دوسروں کے احساسات اور جذبات کا خیال رکھتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ آج کل دنیا میں زیادہ لوگوں کو اپنے آپ کا ہی فکر ہے، اپنے مفادات کا ہی خیال ہے اور دوسروں کی پرواہ نہیں کہ ان کے حق ادا ہوں۔ کسی معاشرہ میں دلوں کو جیتنا اور محبت اور بھائی چارہ کی فضا قائم کرنا بہت مشکل کام ہے۔ معاشرہ میں، سوسائٹی میں انفرادی طور سے لے کر گروپس تک، چھوٹے لیول سے لے کر بڑے لیول تک لوگ ایک دوسرے سے مشکوک رہتے ہیں۔ بعض بعض دوسروں کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جس کی وجہ سے معاشرہ میں، دنیا میں فساد پیدا ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ایک طرف تو ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم سب سے زیادہ مہذب اور تعلیم یافتہ ہیں جبکہ دوسری طرف ہمارا رواداری اور بھائی چارے کا معیار پہلے سے بھی کم ہے۔ لالچ ہر چیز کو سمیٹ رہا ہے۔ بجائے اس کے کہ جو ہمارے پاس ہے ہم اس پر انحصار کرتے اور مطمئن رہتے ہماری نظریں دوسروں کی جائیداد وں اور مال و دولت پر لگی ہوئی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ بات بہت ضروری ہے کہ ہمیشہ دوسروں کے حقوق ادا کئے جائیں اور دوسروں کے مذاہب کا احترام کیا جائے اور حوصلہ اور بُردباری کا مظاہرہ کیا جائے اور خدا تعالیٰ نے ہمیں جو بھی وسائل مہیا فرمائے ہیں ان کو قوم کی بہتری اور مفاد میں استعمال کیا جائے۔

حضور نے فرمایا کہ یہاں ہندوستان میں مذاہب نے ہمیشہ ایک اہم رول ادا کیا ہے۔ قریباً تمام مذاہب اس ملک میں نمائندگی رکھتے ہیں خصوصی طور پر ساتھ رہتے ہیں بھی۔ یہاں مختلف مذاہب کے ماننے والے ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں۔ اس بھائی چارہ اور رواداری کے ماحول کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ خود غرض اور اپنے مفاد کے حصول کے لئے دوسروں کے حقوق غصب کرنے والوں سے بچا جائے۔ خدا تعالیٰ نے جو علم اور حکمت عطا فرمائی ہے تو اس کو معاشرہ میں، سوسائٹی میں امن وصلح کے قیام کے لئے استعمال کیا جائے۔

حضور نے فرمایا کہ گھانا میں قیام کے دوران ایک غانین دوست سے بات چیت مجھے یاد ہے اس وقت میرے پاس کیرالہ کے ایک دوست بھی تھے۔ غانین دوست نے مجھے پوچھا کہ انڈین اور پاکستانی میں کتنا فرق ہے۔ قبل اس کے کہ میں جواب دیتا کیرالہ انڈیا کے دوست بولے کہ صرف جغرافیائی فرق ہے، ورنہ ہم ایک ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے ہر خطہ میں اپنے انبیاء بھیجے ہیں۔ تمام انبیاء نے اپنے اپنے علاقہ میں، اپنی اپنی قوم کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچایا۔ اور پھر بالآخر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو مبعوث فرمایا جو اسلام کی کامل تعلیم لے کر آئے۔ پھر آپ کے بعد آپ کے غلام صادق حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے تاکہ مخلوق خدا کو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف واپس لائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرۃ:237) کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ ہم جو پیغام پہنچا رہے ہیں وہ محبت و پیار کے ساتھ پہنچا رہے ہیں نہ کہ کسی طاقت سے۔ اگر کوئی شخص ہمارے پیغام کو سنتا ہے اور قبول نہیں کرتا تو یہ اس کا اور خدا کا معاملہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج کل کے زمانہ میں ایک Issue یہ بھی ہے کہ مغربی دنیا میں بعض گروپس آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کر کے اور نازیبا بیانات دے کر مسلمانوں کو غصہ دلاتے ہیں۔ مغربی ممالک میں عمومی طور پر رواداری اور بھائی چارہ کی فضا ہے لیکن اس مذاق اور استہزاء کو لازمی طور پر روکنا ہوگا۔

اگر ایک آدمی کسی دوسرے کے باپ کے خلاف کوئی بُری بات کہے تو یقیناً وہ آدمی جس کے باپ کو بُرا کہا گیا ہے ری ایکشن دکھائے گا۔ کسی ردّعمل کا اظہار کرے گا۔ ہر مسلمان کی نظر میں آنحضرت ﷺ کا مقام ہر شخص سے بالا ہے۔

آپ ﷺ کے بارہ میں استہزاء اور گستاخانہ کلمات پر ہر مسلمان کو بے حد دکھ پہنچتا ہے اور دل مجروح ہوتا ہے اور پھر بعض مسلمان سخت ردّعمل کا اظہار کرتے ہیں اور ان کا یہ ردّعمل درست سمت نہیں ہوتا اور ان کا یہ ردّعمل طبعی ہے اور کوئی حیران کر دینے والی بات نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم احمدی تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں اور ہر ایک کی عزت واحترام کرتے ہیں۔ اور کسی ایک کی شان کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں کہتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہوئی ہے کہ اگر ایسا موقع آئے تو ہمارے آقا اور ہمارے دین کے بارہ میں نازیبا کلمات کہے جائیں، استہزاء کیا جائے تو ہم نے کیا اور کس ردّعمل کا اظہار کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے مواقع پر انسان اس مجلس سے اٹھ جائے جہاں ایسی بات ہو رہی ہے اور یہ وہی تعلیم ہے جو ہمیں قرآن کریم نے بھی دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم ہمیشہ ناراض نہیں رہ سکتے۔ قرآن کریم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو اچھی باتیں ہیں ان کے بارہ میں گفتگو میں شامل ہونا چاہئے اور ضرور حصہ لینا چاہئے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ چونکہ دعوت کسی عیسائی، بدھسٹ، ہندو یا کسی اور مذہب والے کی طرف سے ہے اس لئے اس کو قبول نہ کیا جائے۔ آنحضرت ﷺ نے تو یہ بھی فرمایا ہے اور ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہمیں جہاں سے بھی اچھی بات ملے، کوئی اچھا مشورہ ملے تو ہمیں اُسے اختیار کرنے میں کوئی انقباض نہیں ہونا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ جو لوگ اسلام کی ابتدائی تاریخ سے واقف ہیں وہ اس بات پر حیران ہوں گے کہ شدید مظالم کے باوجود یہ تعلیم دی گئی ہے کہ کسی ظلم کے خلاف اس جیسا کوئی ردّعمل نہیں دکھانا۔

اسلام قبول کرنے والوں کو ننگے جسم ریت پر لٹا دیا جاتا اور ان کے سینے پر گرم پتھر رکھ دئے جاتے۔ مسلمانوں کو مارا جاتا، بعضوں کے جسم دو اونٹوں کے ساتھ باندھ دئے جاتے اور ان اونٹوں کو مخالف سمت دوڑایا جاتا۔ ان شدید مظالم کے باوجود یہی تعلیم دی گئی کہ ان مظالم پر صبر کیا جائے اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے۔

جب آنحضرت ﷺ نے مکّہ فتح کیا تو آپؐ نے سب کو معاف فرما دیا اور یہ حکم دیا کہ کسی کو بھی مسلمان بنانے کے لئے ہرگز تلوار نہیں اٹھائی جائے گی کیونکہ یہ بات انصاف کے خلاف ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عرب دنیا میں لڑائی سال ہا سال تک جاری رہتی تھی۔ اسلام نے آکر یہ تعلیم دی کہ معاف کیا جائے اور جو پہلے ناراضگیاں اور نفرتیں ہیں ان کو ختم کیا جائے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایسا کرنا بہت مشکل تھا لیکن آنحضرت ﷺ نے اپنے عملی نمونہ سے اس کی مثالیں قائم کیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو بھی نیکیوں کے کام ہیں، اچھے کام ہیں، ان میں لازمی دوسروں کے ساتھ تعاون کرو۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے اور تکبر کرنے سے بچا جائے۔ ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھا جائے۔ مسلمان، عیسائی اور ہندو لازمی طور پر اس اصول پر عمل کریں۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ اس شہر اور صوبہ کے لوگ کی بہت بڑی تعداد ان اصولوں پر عمل پیرا ہے۔ معاشرہ میں ہر مرحلہ پر امن کے قیام کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے۔ بعض NGO's اس بارہ میں کام کر رہی ہیں اور بعض حکومتیں بھی یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ وہ بھی ایسا کر رہی ہیں۔ ان کو لازمی طور پر اپنی کوشش میں مخلص ہونا چاہئے۔

اگر ہم آج امن کے قیام کے لئے کوشش نہیں کریں گے تو آئندہ آنے والے سالوں میں ہماری نسلیں ابتر حالات پر روئیں گی۔ آج کل جو دنیا میں تباہ کن ہتھیار مہیا ہیں اگر یہ استعمال کر لئے جائیں تو جو تباہی و بربادی ہوگی وہ ہمارے تصور سے بھی بالا ہے۔ پس ہمیں اپنی مستقبل کی نسلوں کو بچانے کے لئے لازمی کوئی قدم اٹھانا چاہئے اور ہر شخص انفرادی طور پر بھی اس میں اپنا کردار اور رول ادا کرے۔

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بار پھر تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور خطاب کے اختتام پر دعا کروائی۔

بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں کو تحائف عطا فرمائے۔ مختلف مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ مہمان باری باری حضور کے پاس تشریف لاتے اور شرف مصافحہ حاصل کرتے اور حضور انور ان سے گفتگو فرماتے۔ ساتھ ساتھ تصاویر بھی بنائی جا رہی تھیں۔ مختلف اخبارات کے نمائندے اور جرنلسٹ اپنی اپنی رپورٹ تیار کرنے میں مصروف تھے۔

تقریب عشائیہ کا یہ پروگرام رات ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل Gateway سے پولیس کے ایسکورٹ میں روانہ ہو کر اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

میڈیا میں کوریج

...... آج یہاں ملیالم زبان کے اخبار روزنامہ "Mathrubhumi" نے اپنی 17 رنومبر 2008ء کی اشاعت میں لکھا:

''عورتیں اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔ مرزا مسرور احمد''۔

''احمدیہ مسلم خلیفہ نے فرمایا کہ عورتیں اور بچیاں اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے میں کوشاں رہیں۔ کالیکٹ احمدیہ مسلم مشن کے قرب میں منعقدہ مستورات کے جلسہ میں آپ افتتاح فرما رہے تھے۔ جماعت احمدیہ کے روحانی رہنما نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے تین باتوں پر بیعت لی تھی۔ ایک شرک نہیں کریں گی، دوم بچوں کو قتل نہیں کریں گی، سوم آپؐ کے تمام حکموں کی پابندی کریں گی اور نافرمانی نہیں کریں گی۔

بچوں کو قتل نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بچوں کو گمراہی کی راہ میں نہیں ڈالیں گی اور بداخلاقی کے رجحانات ان میں پیدا نہیں کریں گی۔ ماں کی سب سے بڑی ذمہ داری بچوں میں نیکی پیدا کرنا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ پروگرام کے شروع میں طاہرہ صدیقہ صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی اور صوفیہ خالدہ صاحبہ نے خوش آمدید کہی۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے امتحانوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں کو خلیفہ نے تمغہ جات تقسیم فرمائے۔ ملکی سطح پر کئے گئے مضمون نویسی کے مقابلہ میں کامیاب جماعت احمدیہ کو ڈالی کی رؤوف روبیہ کو ایوارڈ دیا گیا''۔

...... اسی طرح اخبار روزنامہ "Mathrubhumi" نے اپنی 27 رنومبر 2008ء کے شمارہ میں صفحہ نمبر 3 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رنگین تصویر بھی شائع کی اور حضور انور کا انٹرویو شائع کرتے ہوئے لکھا:

''انتہا پسندی کا سبب مذہب نہیں۔ مرزا مسرور احمد''۔

''احمدیہ خلیفہ نے اخبار ماترو بھومی "Mathrubhumi" کو دئے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ انتہا پسندی اور دہشت گردی کا سبب مذہب نہیں بلکہ مطلب پرستی اور خود غرضی ہی انتہا پسندی کا سبب ہے۔ ناانصافی کے خلاف ہی معاشرے میں ردّعمل پیدا ہوتا ہے۔ لیکن جب یہ ردّعمل صحیح طریق پر نہ ہو تو مطلب پرستی اس کو اپنی موافقت میں کر لیتی ہے۔ یہ سوچنے کی بات ہے کہ لوگوں میں یہ ردّعمل کیوں پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً عراق کے بہت سارے لوگ خیال کرتے ہیں کہ عراق پر حکومت امریکن سرکار کی ہے۔ یہ خیال تشدد اور انتہا پسندی کو جنم دیتا ہے۔ ہر ملک دیگر ممالک کے وسائل پر نظر رکھنے کی بجائے اپنے وسائل کو وسعت دینے کی ضرورت ہے۔ حکومتوں کو اپنے تنازعات کو باہم مشورے سے حل کرنا چاہئے۔

ایک ملک جب دوسرے پر حملہ کرتا ہے تو حالات میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورتحال پیدا ہو تو دوسرے ممالک کو دخل دینا چاہئے۔ یہ قرآن مجید کی تعلیم ہے۔ دوسروں کے حقوق کی حفاظت کرنے سے بحران اور بے چینی دور ہو جاتی ہے۔ ایک شخص کے حقوق جب پامال کئے جاتے ہیں تو وہ اپنا ردّعمل دکھاتا ہے لیکن یہ کوئی ضروری نہیں کہ یہ ردّعمل صحیح طریق پر ہو۔

انتہا پسندی کے اسباب ہر ملک میں مختلف ہوتے ہیں۔ انہوں نے عالمگیریت کے بارہ میں تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ زراعت کے شعبہ میں حکومتوں کو زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس وقت شہروں کی طرف حکومتیں زیادہ توجہ دیتی ہیں اس کے نتیجہ میں لوگ گاؤں کو چھوڑ کر شہروں کی طرف رخ کرتے ہیں۔ اس وجہ سے بیروزگاری پیدا ہوتی ہے۔ اس کا ایک حل زراعت کو وسعت دینا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ انسان کا پہلا حق خوراک ہوتا ہے۔ ہندوستان کا موسم ہر قسم کی زراعت کے لئے موافق ہے۔ ہندوستان اس کے لئے بہت کچھ کر رہا ہے۔

ہمارے پاس ہر قسم کے زراعت کے ماہرین موجود ہیں۔ لیکن نچلے طبقے میں کسانوں کی مدد کے لئے کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی احمدیوں کے خلاف امتیاز برتا جاتا ہے۔ وہاں کے قانون کی رو سے احمدی مسلمان نہیں۔ جنرل ضیاء نے اس سلسلہ میں قانون کو بہت سخت کیا ہے۔ قانون کو سختی سے جاری کرنا، اس کو جاری کرنے والے عہدیداروں پر منحصر ہوتا ہے۔ اس قسم کے ظالمانہ قانون کی وجہ سے بعض لوگ ملک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس طرح ذہین اور قابل شخصیتوں سے ملک محروم ہو جاتا ہے۔ دیگر اسلامی ممالک میں بھی ہمیں تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہے۔ ملائشیا میں بھی قانون بنا ہے۔ حال ہی میں انڈونیشیا میں بھی شور بلند ہوا ہے۔

تمام حکومتوں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ اقلیتی طبقوں کے حقوق کی حفاظت کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس معاملہ میں مغربی ممالک میں زیادہ نرمی پائی جاتی ہے۔ ہم وہاں اپنے منشاء کے مطابق بات کر سکتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی جماعت کی مخالفت ہے۔ حال ہی میں یوپی میں سہارن پور میں احمدیوں پر حملہ ہوا ہے لیکن پولیس کی طرف سے کوئی مدد نہیں ملی۔ جب تشدّد اور ظلم وستم زیادہ ہو جاتا ہے تو انسانی حقوق کے محافظ کمیشن اور دیگر اداروں سے رابطہ کرتے ہیں لیکن ہمارا دارومدار خدا تعالیٰ پر ہے۔

مرزا مسرور احمد صاحب اپنے عقیدتمندوں سے ملنے کے لئے کیرالہ آئے ہوئے ہیں۔ قادیان میں ہونے والے جلسہ سالانہ میں بھی آپ شرکت فرمائیں گے''۔

28 رنومبر 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رہائشی حصہ میں نماز کے لئے مخصوص کی گئی جگہ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے پولیس کے ایسکورٹ میں ''احمدیہ مسجد بیت القدوس'' کالیکٹ کے لئے روانہ ہوئے جہاں ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ ہندوستان کے جنوبی علاقہ صوبہ کیرالہ کی سرزمین سے MTA پر انٹرنیٹ سسٹم کے ذریعہ Live نشر ہوا۔ قادیان دارالامان کے بعد یہ ہندستان کا پہلا ایسا مقام ہے جہاں سے ایم ٹی اے پر Live کوریج ہوئی۔

دور دور کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے بوڑھے کثرت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھنے کے لئے آئے۔ مسجد کے تینوں ہال اور ساتھ ملحقہ مارکی نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ ان لوگوں کی زندگیوں میں پہلا ایسا مبارک جمعہ آیا تھا جو وہ حضور انور کی اقتداء میں پڑھنے کی سعادت پا رہے تھے۔ لوگوں کی آمد کا سلسلہ صبح سے جاری تھا اور حضور انور کی آمد کے موقع پر مسجد کے تمام حصے اور ملحقہ مارکیز وغیرہ مرد وخواتین سے بھر چکے تھے۔

ٹھیک ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔ اس خطبہ کا ملیالم زبان میں ساتھ ساتھ رواں ترجمہ مبلغ سلسلہ کالیکٹ ایم ناصر صاحب نے کیا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کرکے پڑھائی۔

نمازوں کی ادیگی کے بعد اپنی رہائشگاہ کے لئے روانہ ہونے سے قبل حضور انور نے مسجد سے ملحقہ نمائش کا معائنہ فرمایا۔ شعبہ اشاعت نے حضور انور کو بتایا کہ امسال جماعت کیرالہ کو 26 کتب کے ملیالم زبان میں تراجم شائع کرنے کی توفیق ملی۔ بعد ازاں پولیس ایسکورٹ میں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

''اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں''

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 15th January 2009 | Issue No. 3

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

وقف جدید کے ۵۲ ویں مالی سال کے آغاز کا بابرکت اعلان

امسال وقف جدید کا مجموعی چندہ ۳۱ لاکھ ۷۵ ہزار پاؤنڈ ہے۔ جو گذشتہ سال کی نسبت ساڑھے سات لاکھ زیادہ ہے اس میں پاکستان پہلے نمبر پر ہے جبکہ بھارت چھٹے نمبر پر ہے

نومبائعین اور بچوں کو بھی وقف جدید کے بابرکت مالی نظام میں شامل کرنے کی خصوصی ہدایت

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۹؍جنوری ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کا مضمون شروع کرنے سے پہلے میں گذشتہ جمعہ کے تسلسل میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں گو کہ اکثریت نے میرے گذشتہ خطبہ سے سمجھ لیا ہوگا کہ درود شریف کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کیا مقام ہے اور آپ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تعلق ہے؟ چونکہ بعض نے سوال اٹھایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو بدرجہ اولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں شمار ہوتے ہیں کیونکہ احادیث سے مسیح موعودؑ کے مقام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے پیار کے انداز کا ذکر ملتا ہے۔ گذشتہ خطبہ میں چونکہ مَیں محرم کے حوالہ سے بات کر رہا تھا چنانچہ شیعہ سنی نظریات کے بیان تک محدود رہا اس لئے ان کو توجہ دلائی تھی تا کہ وہ محرم کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سمجھ لیں کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے محفوظ رہیں۔ تو ان ایام میں بجائے قتل و غارت کے محبت کی فضا کو جنم دیں۔ ایک دوسرے کے خون کی حفاظت اور مسلمان ہونے کی نشانی کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

مَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰه حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔ (مسلم کتاب الایمان) یعنی جس نے یہ اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جاتی ہے، انکار کیا تو اس کے جان و مال قابل احترام ہو جاتے ہیں۔ باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

فرمایا: تو یہ ہے خون کی حفاظت اسلام میں کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا چاہے اس نے مسلمان کے خوف سے ہی کہا ہو، اس کے بارہ میں فرمایا کہ اگر تم اس کے بعد اس کا خون کرو گے تو تم اس کی جگہ پر ہو گے اور وہ تمہاری جگہ پر ہوگا۔ پس یہ ہے ایک مسلمان کے خون کی حفاظت اور اگر کلمہ اور درود شریف کی اہمیت کا علم ہو جائے تو جو آج کل حرکتیں ہو رہی ہیں، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے خون کا پیاسا ہے تو یہ سب حرکتیں بند ہو جائیں۔ بہر حال یہ ان لوگوں کے فعل ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو نہیں مانا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند کا انکار کیا۔ جس کے بارہ میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ چاہے تم کو گھٹنوں کے بل برف کے پہاڑوں پر سے بھی گزر کر جانا پڑے تو جانا اور اس تک میرا سلام پہنچانا اور اس کی بیعت کرنا۔ تو یہ ہے مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح موعود بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں سے ہیں۔ پس چاہے غیر اس بات کو مانیں یا نہ مانیں ہمارے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں شامل ہیں۔

خطبہ جمعہ کے دوسرے حصہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے ۵۲ ویں سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: باوجود موجودہ زمانے کے مالی بحران کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی مالی قربانی کا معیار دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ (سورۃ الحدید:۲۱)

"یعنی یقیناً جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سجدھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ یہ زندگی اس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفار کے دلوں کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے۔ پھر تو اسے زرد ہوتے ہوئے دیکھتا ہے۔ پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب مقدر ہے۔ نیز اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا ایک عارضی سامان ہے۔"

پس آج اگر ہم دنیا کی طرف نظر پھیریں تو اسلام کی تعلیم کے مطابق حقیقی رنگ میں اگر کوئی جماعت من حیث الجماعت خرچ کر رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ باقی دنیا اگر کچھ کر بھی رہی ہے تو وہ بہت معمولی ہے اور ان کی اکثریت کھیل کود اور نفس کی خواہشات میں لگی ہوئی ہے۔ بہت سارے دکھاوے مسلمانوں میں راہ پا چکے ہیں۔ اس بارے میں جماعت کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ اس زمانہ کے امام کو مان کر اگر ہم بھی دوسروں کی دیکھا دیکھی ان کے پیچھے چلتے رہے اور اس مقصد کو بھول گئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ہے تو ہم بھی انہی لوگوں میں شمار ہونگے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کے لئے دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ذریعہ ہے۔ اگر ہم زمانے کے امام کو ماننے کے بعد ان باتوں میں ملوث ہو کر عبادتوں کو بھول جائیں گے تو اجر عظیم کے حقدار نہیں ٹھہریں گے۔ آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ زندگی اس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفار کو لُبھاتی ہے اور وہ اس سے بڑی اُمیدیں لگاتے ہیں لیکن جب وہ پکتی ہے تو آندھی اور طوفان اس کا کچھ بھی باقی نہیں رکھتے۔ یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو خدا تعالیٰ کو بھول کر صرف دنیا کی طرف دھیان رکھتے ہیں۔ پس مومن کا کام خدا کی مغفرت کا حصول ہے اور یہی ایک مومن کی نشانی ہے۔ اگلی آیت میں فرمایا:

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ (سورۃ الحدید:۲۲)

"یعنی اپنے رب کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو اور اس جنت کی طرف بھی جس کی وسعت زمین اور آسمان کی وُسعت کی طرح ہے جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔"

فرمایا: پس یہ ہے ایک مومن کا کام کہ وہ اپنے رب کی مغفرت کی تلاش میں رہتا ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ اس جنت کا وارث ٹھہرتا ہے جو اس دنیا میں بھی اور اگلے جہاں میں بھی ایک مومن کے لئے مقدر ہے۔ جو زمینی بھی ہے اور آسمانی بھی۔ جس کے نتیجہ میں ایک مومن اس دنیا میں بھی اللہ کے فضلوں کی بارش دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور اگلے جہان میں بھی۔ فرمایا: بیسیوں خطوط ملتے ہیں کہ کس طرح مالی قربانی کے بعد سکینت ملی اور کس طرح ان کے مال اور اولاد میں برکت ہوئی تو یہ ایک دنیا کی جنت ہے جو مومن کو ملتی ہے جس سے اس کا ایمان اور یقین مضبوط ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہر ایک اپنے نفس پر چندہ مقرر کرے اور اس میں غفلت نہ ہو۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان قربانیوں میں نومبائعین کو بھی زیادہ سے زیادہ شامل کرنا چاہئے۔ اکثر جگہوں پر نومبائعین کے حوالہ سے مالی قربانی میں کمزوری ہے اور دراصل یہ نظام جماعت کی کمزوری ہے جہاں کوشش ہوئی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے نتیجے نکلے ہیں۔ اسی طرح کوشش کر کے بچوں کو بھی وقف جدید کے اس مالی نظام میں شامل کریں۔

حضور انور نے اس خطبہ جمعہ کے آخر میں وقف جدید کے ۵۱ ویں سال کے اختتام اور ۵۲ ویں سال کے افتتاح کا اعلان کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

امسال وقف جدید کا مجموعی چندہ ۳۱ لاکھ ۷۵ ہزار پاؤنڈ ہے۔ جو گذشتہ سال کی نسبت ساڑھے سات لاکھ زیادہ ہے اس میں پاکستان پہلے نمبر پر ہے جہاں دس ہزار نئے چندہ دینے والوں کا اضافہ ہوا ہے۔ امریکہ دوسرے نمبر پر، تیسرے نمبر پر برطانیہ اور چوتھے نمبر پر کینیڈا، جرمنی پانچویں، بھارت چھٹے، انڈونیشیا ساتویں، بیلجیئم آٹھویں، فرانس نویں اور دسویں نمبر پر سوئٹزرلینڈ ہے۔ ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہندوستان میں امسال ۱۷ لاکھ روپئے زیادہ وصول ہوئے ہیں۔ اس کے شاملین کی تعداد ا لاکھ سولہ ہزار ۱۲۰ ہے۔ افریقن ممالک کے لحاظ سے نائیجیریا پہلے نمبر پر ہے۔ فرمایا تحریک جدید کے چندہ میں بھی نائیجیریا پہلے نمبر پر ہے۔ وقف جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد میں نائیجیریا نے غیر معمولی اضافہ کیا ہے۔ گذشتہ سال ان کے چندہ دہندگان کی تعداد ۱۳ ہزار ۷۲۹ تھی جو کہ امسال ۲۷ ہزار سے اوپر ہو گئی ہے۔ دوسرے نمبر پر غانا، تیسرے نمبر پر بورکینا فاسو، چوتھے نمبر پر بینن اور پانچویں نمبر پر سیرالیون ہے۔ دنیا بھر میں وقف جدید کے مالی نظام میں شامل ہونے والوں کی مجموعی تعداد ۵ لاکھ ۳۷ ہزار سے اوپر ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمام چندہ دینے والوں اور وقف جدید کے اس مالی نظام میں شامل ہونے والوں کے اموال و نفوس میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے اور سب کو دُعاؤں کی توفیق عطا ہو۔